# اثرِ کوثر

۱۴۲۷ھ

,,کوثر کوثر،، میں ,,فرحت کوثر،، کے عنوان سے جو مضمون میں نے لکھا تھا اس کے اختتام پر تحریر کیا تھا کہ یہ تو آغاز سفر ہے ابھی تو بہت سی منازل طے کرنی ہیں پروازِ فکر جاری ہے انکا دوسرا مجموعہ کلام ,,فرات و کوثر،، کے عنوان سے شائع ہو کر مقبولِ خواص و عوام ہو چکا ہے الحاج سیّد محمد حسین کوثر زیدی وہ ہستی ہیں جن کی انسیت پر میں ناز کرتا ہوں وہ جہاں ایک اچھے شاعر ہیں وہیں ایک مخلص اور مشفق انسان بھی ہیں اُن کی رگوں میں جو لہو دوڑ رہا ہے اس میں صہبائے ولا کی آمیزش ہے انکا اسلوب عام روش سے ہٹکر ہے جس کے ثبوت میں ان کے یہ دو شعر پیش کر رہا ہوں......

کیا جو ماتم شبیرؑ میرے بچّوں نے...... مجھے لگا کہ میرے گھر میں آج آئے حسینؑ

میں اپنا یوں بھی بہت احترام کرتا ہوں...... میری نگاہ نے چومی ہے خاک پائے حسینؑ

انکا تیسرا مجموعہ کلام ,,شمیم کوثر،، طبع ہونے جا رہا ہے خدائے بزرگ و برتر رب العزّت کی میں دعا گو ہوں کہ انکی مدح گوئی معراج کمال کو پہونچے۔

**محبِ کوثر**

**انقلاب سرسوی**

۰۶/۲/۰۶

مکان نمبر این۔۸۶، گلی نمبر ۱۶، برہم پوری
دہلی ۱۱۰۰۵۳

# شمیمِ کوثر

کوثر زیدی کیرانوی

# ترتیبِ کلام

| نمبر شمار | ترتیب کلام | صفحہ نمبر |
|---|---|---|

# انتساب

## محمدؐ وآلِ محمدؐ کے نام

### اور اِن محترم ومقدس ہستیوں کے نام

(۱) جو محسنِ انسانیت، محسنِ حق وصداقت، محسنِ رسالت، محسنِ امامت ہو کر بھی آج تک مظلوم ہے" (جنابِ ابوطالبؑ کے نام)

(۲) زوجۂ رسولؐ مادرِ بتولؑ ملیکۃ العرب ام المؤمنین (جنابِ خدیجہؑ کے نام)"

(۳) مادرِ مولائے کائنات ساقیِ کوثر حضرت علیؑ ابنِ ابی طالبؑ (جنابِ فاطمہؑ بنتِ اسد کے نام)"

(۴) شہدائے کربلا کے نام اور مادرِ حضرت عباسؑ (جنابِ ام البنین کے نام)"

(۵) برادرانِ حضرت عباسؑ علمدار کے نام

(۶) فاتحِ کوفہ وشام جنابِ زینب وکلثوم واہلِ حرم اور اس قافلہ کے نام جو کربلا سے شام، شام سے کوفہ میں دربدر قیدی بنا کر پھرایا گیا اور اس قافلہ سالار بیمار (امام زین العابدینؑ کے نام)"

(۷) جانباز، بہادر، باوفا، عاشقِ آلِ رسول قاتلِ دشمنانِ اہلبیتؑ (جنابِ مختار کے نام)"

(۸) اُن حق پرستوں کے نام جو خدا کی وحدانیت محمدؐ وآلِ محمدؐ کی صداقت اور باوفا بزرگانِ دین کی محبت پر ایمان رکھتے تھے رکھتے ہیں اور رکھتے رہیں گے"

(۹) اور تمام علماءِ حق کے نام (۱۰) تمام مبلغینِ دینِ حق کے نام

(۱۱) تمام مصنفینِ دینِ حق کے نام (۱۲) تمام ناشرانِ دینِ حق کے نام

(۱۳) تمام عزادارنِ شہدائے کربلا کے نام (۱۴) تمام شعرائے محمدؐ وآلِ محمد کے نام

❁❁❁❁❁

# عرضِ ناشر

یہ امر مسلّم ہے کہ خالق کائنات مالک حقیقی کے مخلص بندوں کی تعریف وتوصیف نظم و نثر کی صورت میں بیان کرنا عظیم عبادت ہے چونکہ یہ وہ ذوات مقدّسہ ہیں جنھوں نے حقائق پر سے پردہ اٹھاکر انسان کو اسکے مقام کو پہنچوایا ہے یہ قدآور شخصیتیں وہ ہیں کہ جنکی معرفت بہت مشکل ہے ان کی حیات طیبہ کے کسی بھی پہلو کو صفحۂ قرطاس تک لانے کیلئے کارخانۂ قدرت کا بنا ہوا قلم اور آبِ کوثر میں حل کی ہوئی روشنائی چاہئے۔

خوش نصیب ہیں وہ افراد جو اِن نفوسِ قدسیہ کی لازوال عظمتوں کا تذکرہ کرکے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے میں مصروف ہیں ان ہی منقبت نگاروں میں ایک شخصیت ''الحاج سید محمد حسین کوثؔر زیدی کیرانوی'' بھی ہیں جنھوں نے محبت اہلبیتؑ اطہار میں سرشار ہوکر جو اشعار کہے ہیں ان کے ذریعہ ایسا گلشن سجادیا ہے کہ جسکے ہر پھول ہر کلی سے کوثر کی خوشبو محسوس ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ دنیائے ادب میں ''کوثؔر زیدی کیرانوی'' کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کے دو شعری مجموعے ''کوثر کوثر'' اور ''فرات وکوثر'' مقبول خاص و عام ہو چکے ہیں اور اب تیسرا مجموعہ ''شمیمِ کوثر'' آپکے مقدس ہاتھوں کی زینت بنا ہوا ہے۔ قوی امید ہے یہ شعری مجموعہ بھی علمی حلقوں میں پسند کیا جائیگا۔

ادارہ اس کتاب کی اشاعت کے لئے فخر قوم عالیجناب الحاج سید علی حیدر زیدی بلڈر کبریٰ کنسٹرکشن کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ' و وائس چیرمین اقلیتی کمیشن' راجیہ منتری اترانچل سرکار قصبہ منگلور ضلع ہری دوار کا شکر گزار ہے کہ ان کی حوصلہ افزائی سے ادارہ کتاب کی اشاعت کا شرف حاصل کرسکا ہے۔

آخر میں بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ بطفیل اہلبیتؑ اطہار جناب کوثؔر زیدی کیرانوی صاحب کو عمر خضرؑ عطا فرمائے اور ان کا قلم مدحت اہلبیتؑ میں ہمیشہ چلتا رہے۔ نیز

ادارہ کے محسن عزت مآب الحاج سید علی حیدر زیدی صاحب کی توفیقات میں بھی اضافہ فرمائے تاکہ وہ بھرپور طریقے سے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دینِ اہلبیتؑ کرتے رہیں۔ اور تمام علمائے عظام و ذاکرین کرام شعرائے اہلبیتؑ اور عزاداران مظلوم کربلا کی حفاظت فرمائے اور سب کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

فقط والسلام

(مولانا) سبط حسن ترابی (امام جمعہ کیرانہ)
(چیف ایڈیٹر) ادارہ ندائے اہلبیتؑ ایجوکیشنل موومینٹ
گڑھی مجھیڑہ سادات ضلع مظفر نگر
Mob. 09319252571

❀❀❀❀❀

# اپنی بات

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے رحم و کرم سے مجھ حقیر کو بھی اس لائق بنایا کہ میں بھی ان ذوات مقدسہ کی مدح کر سکوں جنکی مدح اسکے نیک اور مومن بندے ازل سے ابد تک کرتے رہیں گے''

میرے پہلے مجموعۂ کلام (کوثر کوثر) دوسرا مجموعۂ کلام (فرات وکوثر) کے بعد اب یہ تیسرا مجموعۂ کلام (شمیمِ کوثر) نذر قارئین ومؤمنین ہے'' 'کوثر کوثر' اور 'فرات کوثر' کی بے پناہ مقبولیت میرے لئے حوصلہ افزا رہی ہے۔ ملک اور بیرون ملک جہاں جہاں اردو بولنے والے اور حسینی ادب سے عقیدت رکھنے والے حضرات تک یہ کتابیں پہنچی ہیں وہاں سے مراسلات اور فون کے ذریعہ بہت سے کرم فرماؤں نے اپنی دعاؤں سے نوازا ہے۔''

یوں بھی میرے کرم فرماؤں میں علمائے کرام، شعراء حضرات اور مؤمنین جنکی محبتیں اور دعائیں میرے شامل حال ہیں یہ سب میرے معاون ہیں'' ان ہی سے مجھے حوصلہ ملتا ہے ان ہی سے ذہنی آسودگی فراہم ہوتی ہے''۔ یہ بات سچ ہے کہ شعر گوئی کے لئے جہاں ذہنی آسودگی بھی ضروری ہے وہیں ذہنی آسودگی کے لئے آسودہ حال ہونا بھی ضروری ہے۔ الحمدُ للہ مجھے اللہ نے ہر طرح نوازا ہے''

اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثرؔ
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

ہر چند کہ میرے مخلصین کی فہرست طویل ہے مگر کئی ادبی انجمنیں جن میں انجمن خلوص وادب' فروغِ اردو ادب' کہکشانِ ادب وغیرہ اور انجمن فیض قائم کیرانہ' غمخوارِ حسینی منگلور اور بہت سی ادبی اور مذہبی انجمنوں کے اراکین کی بے پناہ کوثر نوازیوں کے لئے ممنون ہوں۔

میرے برادر خورد سید علی حیدر زیدی بلڈر مینیجنگ ڈائریکٹر (کبریٰ کنسٹرکشن کمپنی) و (وائس چیر مین اقلیتی کمیشن، راجیہ منتری اترانچل سرکار) جو سنّتِ حضرت عباسؑ پر عمل کرتے ہوئے نہایت فرماں بردار بھائی کا کردار ادا کرتے ہیں'' بیشمار دعاؤں کے سایہٗ میں تیسرے بھائی سید رضی حیدر اور چوتھے بھائی سید شرافت حسین زیدی قابل قدر اور قابل تعریف ہیں'' ان کے علاوہ میرے بیٹے سید صداقت حسین زیدی اور بھتیجے سید شبیہ حیدر، سید رئیس حیدر، سید ببر عباس، سید حسین، سید علی قنبر، سید علی گوہر، سید شان محمد، سید مسرت حسین، سید سلطان حیدر، سید محمد جعفر برجیس نقی سلمہ اور بھانجوں میں سید حسن مہدی، سید علی مہدی، سید شباب مہدی، سید محمد مہدی رونق، سید حسین مہدی، مولانا سید معراج مہدی، شہزاد مہدی، نواب مہدی، اقتدار مہدی سلمہ منگلور، سید راحت حسین سلمہ میرٹھ، سید ذالفقار حسین، سید علی میاں اور سید امجد حسین سلمہ اور سید بہادر حسین جانسٹھ اور پوتوں میں سید حسن فراز ابن صداقت حسین، سید علی یاور ابنِ شبیہ حیدر'' انکے علاوہ ماشااللہ ایک طویل فہرست اسی خانوادے کی ہے جو سماجی اور مذہبی اعتبار سے اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں اور میرے لئے باعث فخر اور باعث اطمینان ہیں''۔ آخر میں دعا گو ہوں کہ میری والدہ محترمہ معظّمہ سیدہ کنیز کبریٰ کا سایہ ہمارے سرٗں پر قائم رہے اور انکی دعاؤں کے سایہٗ میں ہم اپنے عمل سے مؤمنین کی دعاؤں میں شامل رہیں''

آمین یارب العالمین

حقیر

**سید محمد حسین کوثرؔ زیدی کیرانوی**

میراں حویلی، سہدریان

قصبہ کیرانہ ضلع مظفر نگر (یوپی) بھارت

❋❋❋❋❋

# ایک باعمل شاعر

جناب سید شکیل حسن شمسی (نیوز ایڈیٹر دہلی دوردرشن)

مشاعروں کے لئے شعر کہنا' ادبی جرائد ورسائل میں اشاعت کی غرض سے شعر گوئی یا فلمی دنیا کے لئے گیت لکھنے اور مدحِ محمدؐ و آل محمدؐ کرنے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام شعروشاعری مشاعرے کے لئے اور محبوب کے لب ورخسار کے اردگرد گھومنے والی شاعری کرنے کے لئے کوئی شرط نہیں بس آپ ردیف وقوافی باندھنا جانتے ہوں اور کسی تخیل کو الفاظ کا پیراہن دے سکتے ہو تو بس قلم کاغذ اٹھایئے اور شعر کہنے بیٹھ جایئے۔ لیکن محمدؐ و آل محمدؐ کی قصیدہ خوانی کے لئے کردار کا پاکیزہ ہونا' نیت کا صاف ہونا اور حلال رزق کا متلاشی ہونا ضروری ہے۔ اس دربار میں ڈگریاں' سرٹیفکیٹ اور اسناد نہیں۔ دل کے جذبات' روح کی تڑپ اور ذہن کی ممدوح سے وابستگی دیکھی جاتی ہے۔ معصومینؑ و مظلومین کی مدح میں نظم کئے جانے والے اشعار روشنائی سے نہیں آنسوؤں سے تحریر کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی شاعر دنیاوی فائدوں کے لئے شعر کہتا ہے تو واہ واہ کی صدائیں بلند ہوتی ہیں اور جب کوئی مداحِ اہلبیتؑ میں اچھا شعر نظم کرتا ہے تو خود اس کے آنسو آنکھوں کے حصار سے باہر آجاتے ہیں۔ مداحِ اہلبیتؑ کی نظر میں دنیا کی واہ واہی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی نم آنکھوں سے ہزاروں میل بنے وہ پاک روضے دیکھنے لگتا ہے جہاں فرشتے ادب سے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں اور شاعر کا تصور ممدوح کے روضے پر پہنچ کر کہتا ہے کہ "اے مولا اگر آپ یہ شعر قبول کریں تو آخرت میں میرا بیڑا پار ہو جائیگا"۔

کوثر کیرانوی بھی ان ہی پرخلوص شعراء کی فہرست میں شامل ہیں جو پیغام حسینیؑ کی نشرواشاعت کرنے کے لئے خلق ہوئے ہیں انہوں نے جب آنکھ کھولی تو عباسؑ کا پرچم دیکھا' ان کے کان میں اذان کے بعد جو پہلی آواز گئی وہ یا حسینؑ کا نعرہ تھا۔

کوثر زیدی کا نسب حضرت امام زین العابدینؑ کے صاحبزادے حضرت زید بن علیؑ سے جا کر ملتا ہے۔ حضرت زید کا انقلابی کردار،ان کی شجاعت اور انتقام خونِ امام حسینؑ لینے کے لئے ان کی بے چینی اور جذبۂ شہادت وقربانی کا اثر کوثر زیدی کے خون میں بھی شامل ہے اور وہ نیزوں کی لہلہاتی فصل پر سروں کے پھول سجانے پر خود کو آمادہ پاتے ہیں ع

فصل تیار ہے نیزوں کی یزیدی بن میں
آج پھر ہم سے تقاضہ ہے کہ تم سر دے دو

کوثر زیدی خوش فکر،خوش عقیدہ اور خوش گلو شاعر ہیں اور اپنی ذاتی زندگی میں کربلا والوں کے کردار کی پیروی کرنے کو اپنے لئے واجب سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کے رشتے کی عملی پیروی کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کربلا والوں کی مدح خوانی کرنے والے اپنے کرداروں کو بھی ان کی سیرت سے روشن ومنور کرتے ہیں۔

کوثر زیدی کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ پیشہ ور شاعر نہیں ہیں بلکہ شاعری سے وہ کردار سازی کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کو ہر طرح سے نوازا ہے اور اس معبود کا شکر ادا کرنے کے لئے کوثر بھائی اس شعر کا سہارا لیتے ہیں۔

اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثر
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

میں کوثر زیدی کے شاعرانہ مرتبہ یا ان کی شاعری پر کوئی رائے دینا نہیں چاہتا کیونکہ یہ شاعری ایسی ہے جس پر سوائے محمدؐ وآل محمدؐ کوئی پسندیدگی کی سند نہیں دے سکتا۔ میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کوثر زیدی ایک ایسے شاعر ہیں جن کا گھر ہی مولا کے خیال کی خوشبو سے نہیں مہکتا ان کا کردار بھی کربلا والوں کے کردار کی خوشبو سے مہکتا ہے۔ آخر میں اگر اپنی پسند کے اشعار یہاں تحریر نہ کروں تو یہ یقیناً ناانصافی ہوگی۔

(۱) غور کیجئے تو زمانے میں بچا ہی کیا ہے
کربلا اس کی نجف اس کا مدینہ اس کا

(۲) اس لئے مجھ سے تھا بیعت کا طلبگار یزید
اس کو دنیا میں کسی کا نہیں ڈر میرا تھا

(۳) کربلا دل میں علم سامنے آنکھوں میں فرات
ہم تو گھر بیٹھے ہی زوّار ہوئے جاتے ہیں

(۴) شبیرؑ کے روضہ پہ ہے رہنے کا مزہ اور
اے میرے تصوّر مجھے در در نہ پھرا اور

(۵) میں صبر کا سلطان ہو شہ ملکِ عطش ہوں
بہتا ہے تو بہتا رہے دریا مرے آگے

(۶) ہے اتنی بلندی پہ میری پیاس کا خیمہ
آجائے گا سورج کو پسینہ مرے آگے

(۷) اور پھر یہ بھی ہوا سب کو خبر ہے اس کی
ایک شب لے لیا اللہ نے لہجہ میرا

(۸) فراتِ صبر پہ ہے خیمہ زن امیرِ عطش
اسی کے کوثر و تسنیم انتظار میں ہیں

(۹) میرا ہر شعر شفایاب رہے یا مولاؑ
فطرتِ فکر کو گہوارۂ اصغر دیدو

(۱۰) جبکہ میں شیر خدا قوتِ رب اکبر
مستقل صبر کے صحرا میں ہے خیمہ میرا

(۱۱) سخن بدوش مضامینِ نو کے یہ لشکر
بفیضِ کرب و بلا فکر کے حصار میں ہیں

کوثر زیدی کا نسب حضرت امام زین العابدینؑ کے صاحبزادے حضرت زید بن علیؑ سے جا کر ملتا ہے۔ حضرت زید کا انقلابی کردار ان کی شجاعت اور انتقام خونِ امام حسینؑ لینے کے لئے ان کی بے چینی اور جذبۂ شہادت و قربانی کا اثر کوثر زیدی کے خون میں بھی شامل ہے اور وہ نیزوں کی لہلہاتی فصل پر سروں کے پھول سجانے پر خود کو آمادہ پاتے ہیں ع

فصل تیار ہے نیزوں کی یزیدی بن میں
آج پھر ہم سے تقاضہ ہے کہ تم سر دے دو

کوثر زیدی خوش فکر، خوش عقیدہ اور خوش گلو شاعر ہیں اور اپنی ذاتی زندگی میں کربلا والوں کے کردار کی پیروی کرنے کو اپنے لئے واجب سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے بھائیوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت عباسؑ کے رشتے کی عملی پیروی کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ کربلا والوں کی مدح خوانی کرنے والے اپنے کرداروں کو بھی ان کی سیرت سے روشن و منور کرتے ہیں۔

کوثر زیدی کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ پیشہ ور شاعر نہیں ہیں بلکہ شاعری سے وہ کردار سازی کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ نے ان کو ہر طرح سے نوازا ہے اور اس معبود کا شکر ادا کرنے کے لئے کوثر بھائی اس شعر کا سہارا لیتے ہیں۔

اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثر
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

میں کوثر زیدی کے شاعرانہ مرتبہ یا ان کی شاعری پر کوئی رائے دینا نہیں چاہتا کیونکہ یہ شاعری ایسی ہے جس پر سوائے محمدؐ و آلِ محمدؐ کوئی پسندیدگی کی سند نہیں دے سکتا۔ میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کوثر زیدی ایک ایسے شاعر ہیں جن کا گھر ہی مولا کے خیال کی خوشبو سے نہیں مہکتا ان کا کردار بھی کربلا والوں کے کردار کی خوشبو سے مہکتا ہے۔ آخر میں اگر اپنی پسند کے اشعار یہاں تحریر نہ کروں تو یہ یقیناً ناانصافی ہوگی۔

(۱) غور کیجئے تو زمانے میں بچا ہی کیا ہے
کربلا اس کی نجف اس کا مدینہ اس کا

(۲) اس لئے مجھ سے تھا بیعت کا طلبگار یزید
اس کو دنیا میں کسی کا نہیں ڈر میرا تھا

(۳) کربلا دل میں علم سامنے آنکھوں میں فرات
ہم تو گھر بیٹھے ہی زوّار ہوئے جاتے ہیں

(۴) شبیرؑ کے روضہ پہ ہے رہنے کا مزہ اور
اے میرے تصوّر مجھے در در نہ پھرا اور

(۵) میں صبر کا سلطان ہو شہ ملکِ عطش ہوں
بہتا ہے تو بہتا رہے دریا مرے آگے

(۶) ہے اتنی بلندی پہ میری پیاس کا خیمہ
آجائے گا سورج کو پسینہ مرے آگے

(۷) اور پھر یہ بھی ہوا سب کو خبر ہے اس کی
ایک شب لے لیا اللہ نے لہجہ میرا

(۸) فرات صبر پہ ہے خیمہ زن امیرِ عطش
اسی کے کوثر و تسنیم انتظار میں ہیں

(۹) میرا ہرشعر شفایاب رہے یا مولاؑ
فطرسِ فکر کو گہوارۂ اصغر دیدو

(۱۰) جبکہ میں شیر خدا قوتِ رب اکبر
مستقل صبر کے صحرا میں ہے خیمہ میرا

(۱۱) سخن بدوش مضامینِ نو کے یہ لشکر
بفیضِ کرب و بلا فکر کے حصار میں ہیں

کوثر زیدی میرے دوست بھی ہیں، بھائی بھی ہیں اور محبت کرنے والے۔ بے لوث لوگوں میں سرفہرست بھی ہیں میں ان کی طویل عمری اور صحتیاب زندگی کے لئے دعا گو ہوں۔

خاکِ پائے غلامانِ بوتراب

شکیل حسن شمسی
نیوز ایڈیٹر (ٹی وی) دہلی دوردرشن انڈیا

❀❀❀❀❀

## کوثر زیدی

# ایک کوثر مزاج شاعر

جناب پروفیسر عباس رضا نیر جلالپوری
(صدر شعبۂ اردو)
ایم۔ ایچ۔ (پی۔ جی۔) کالج
مرادآباد۔ (یو پی)

سورۂ شعراء میں وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ۔ اَلَمْ تَرَاَنَّهُمْ فِی كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ۔ وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ۔ جیسی آیتوں کے بعد اگر اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ وَعَمِلُوْ الصّٰلِحٰتِ کا فقرہ نہ آجاتا تو شاید شریعت محمدی میں شاعری مطلق حرام ہوتی۔ مگر ہماری جانیں قربان ہوجائیں اس خالقِ کلام پر جس نے اسی آیت میں وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْط کہہ کر شاعری کی اصل بوطیقا پیش کردی اور ہمارے لئے شعر و سخن کا لائحہ عمل مرتب کردیا۔ چنانچہ شروع کی تین آیتوں کے نزول پر حسّان ابنِ ثابت اور کعب ابنِ رواحہ جب پشیمان ہوکر حضرت ختمی مرتبت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے بعد والی ایک آیت کی تلاوت سے ان کی پشیمانی دور کردی اور کہا کہ تم جیسے شعراء کا شمار تو ان میں ہوتا ہے جو ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اصل شاعر وہی ہے جو ایمان عمل اور ذکر الٰہی سے سرشار ہو۔

آمدم برسر مطلب:

میری طرح جن حضرات نے کوثر زیدی کو قریب سے دیکھا ہے وہ بتائیں گے کہ کوثر زیدی کس قدر راسخ العقیدہ اور واثق الایمان شاعر ہیں۔ ورنہ میرے دعوے کی دلیل کے لئے خود (شمیمِ کوثر) کافی و وافی ہے۔ اس لئے کہ فن اپنے فنکار کا آئینہ ہوتا ہے اور یوں بھی کوثر زیدی کی شاعری کو ان کے عقیدے سے کسی طرح الگ نہیں کیا جا سکتا۔ تو پھر اسی روشنی میں تھوڑی دیر کوثر زیدی کا مطالعہ کرتے ہیں۔

عقیدۂ توحید پر ہی دین محمدیؐ کی عمارت قائم ہے۔ لَا اِلٰـہ اِلّا اللّٰہ کے بغیر اسلام کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ کوثر زیدی حمدِ الٰہی میں اپنے شوق بے پایاں کا اظہار کس طرح کرتے ہیں وَ ذَکَرُاللّٰہَ کَثِیْرًا کی منزل میں کہاں تک کھرے اترتے ہیں۔ میرے خیال سے اس ذیل میں ان کی حمد کا صرف ایک شعر ہی ان کی شخصیت کی تفہیم کے لئے کافی ہے

اعظم سے تو عظیم ہے اعلیٰ سے بالاتر
بندہ ہوں میں ترا مجھے اتنی ہے بس خبر

وحدانیت کے بعد اسلام کا بنیادی عقیدہ نبوت ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی نبوت کا اقرار کئے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حمد کے بعد نعت گوئی شاعر کا پہلا فریضہ بن جاتا ہے۔ حمد الٰہی اگر سیرت نبویؐ ہے تو ثنائے رسولؐ سنّتِ الٰہی۔ خالق آفاق و انفس نے اپنے رسولؐ کے لئے جب پہلی نعت لکھی تو اس کا مطلع تھا (لو لاك لما خلقت الا فلا ك) کوثر نے بھی اپنی آنکھیں کھولنے کے بعد جو عبارت سب سے پہلے پڑھی وہ شاید یہی حدیثِ قدسی تھی جسے موج در موج اپنے دل کی گہرائیوں میں اتار لیا۔ چنانچہ کہیں بھی کوثر کی شعریت شریعت سے الگ نظر نہیں آتی۔ اب کوثر کی نعت کا یہ مطلع دیکھئے:

میں کیا کہوں زبان سے کیا کیا نبیؐ کا ہے
جب ساری کائنات ہی صدقہ نبی کا ہے

بلاشبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللّٰہ اسلام کے کلمے کا پیکر ہے لیکن نفس کے بغیر پیکر مردہ سمجھا جاتا ہے اور قرآن گواہ ہے کہ ہجرت نے علیؑ کو نفس اللہ اور مباہلے نے علیؑ کو نفس رسول کہہ کر پکارا تھا اس لئے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور مُحَمَّدُ الرَّسُولُ اللّٰہ ﷺ کے بعد عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ کا کلمہ ایمان کی تکمیل کرتا ہے۔ تو پھر شاعر پر بھی حمد و نعت کے بعد منقبت علیؑ لکھنا ایمانی فریضہ قرار پایا ہے۔ کوثر زیدی نے تو حضرت علیؑ کے لئے کثرت سے منقبتیں لکھی ہیں اور منقبت گوئی میں بھی اپنا لہجہ اپنے معاصرین سے الگ رکھا ہے:

ہو ذکر تیرا لب پر ہر آن علیؑ مولا
بن جائے یہی میری پہچان علیؑ مولا

یوں تو دیگر آئمہ اطہار اور بزرگان اختیار کے لئے بھی کوثر زیدی نے خوب خوب مناقب لکھے ہیں لیکن حضرت علیؑ کی مدح میں کوثر کی کوثریت کا رنگ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو ساقیٔ کوثر کی مدح تو کوثر کا حق ہے۔ چنانچہ کوثر کبھی اپنی زبان میں اپنے ساقی کی مدح کرتے ہیں تو کبھی اپنے ممدوح کی زبان میں۔ بزبانِ ممدوح ایک منقبت سے کچھ اشعار ملاحظہ کیجئے:

بلِ دانش ہی نے سمجھا ہے اشارہ میرا
لم کا در ہوں میں شاگرد فرشتہ میرا
ب کہ میں شیرِ خدا قوت ربِّ اکبر
مستقل صبر کے صحرا میں ہے خیمہ میرا
ور پھر یہ بھی ہوا سب کو خبر ہے اس کی
ایک شب لے لیا اللہ نے لہجہ میرا

ہاں منقبت کی روانی دیکھئے گویا کوثر کی لہریں ہیں جو دل و دماغ پر چھائی جا رہی ہیں۔ نیز یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ منقبت گوئی میں شاعر کو فکر کے ساتھ اپنے فن پر بھی کس قدر مہارت ہے۔

عشقِ رسول و آلِ رسول کو قرآن کی زبان میں (مودّت) کہا گیا ہے اور یہ مودّت کوثر زیدی کی زندگی ہے۔ اہلبیتِ اطہار سے ان کی عقیدت رسمی نہیں بلکہ قلبی و روحانی ہے۔ ان کی شاعری میں انکے عقیدے کے خدوخال پوری طرح ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ ہر صاحبِ نظر کوثر زیدی کی شاعری میں کوثر زیدی کا نظریہ آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔

اپنے وجود کو اپنے ہنر میں ضم کر دینے کا یہ ہنر بھی سب کو نہیں نصیب ہوتا۔ اسی سلام سے ایک شعر اور ملاحظہ کریں:

اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثر
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

لیکن اس سے یہ مطلب ہرگز نہ نکالا جائے کہ صرف مسلک اور عقیدے کی بنیاد پر ہی کوثر زیدی کی عمارت قائم ہے بلکہ ان کے یہاں ایک طرح کا فنی شعور بھی ہے اور فکری گہرائی بھی۔ کوثر زیدی کے اشعار واقعاتِ کربلا اور تاریخِ اسلام سے ان کی واقفیت کا احساس دلاتے ہیں۔ کوثر زیدی کے اشعار کو پڑھ کر یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ کس طرح ان کا شعور شعری سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ یہ اشعار دیکھئے:

کربلا دل میں علم سامنے آنکھوں میں فرات
ہم تو گھر بیٹھے ہی زوّار ہوئے جاتے ہیں

کوثر زیدی کی شاعری کا ایک امتیاز ان کے لہجے کی سادگی اور زبان کی برجستگی بھی ہے۔ مزید یہ کہ سادگئ بیان اور سلاستِ زبان کے ساتھ کوثر کی شاعری اپنی دل پذیری اور پرکاری کا بھی شاندار نمونہ ہے۔ اگر غالبؔ کی غزل ۔۔ع۔

ہے بس کہ ہر اک ان کے اشارے میں نشاں اور

سامنے ہو تو کوثر زیدی کے اس سلام سے محظوظ ہوئے بغیر نہیں رہا جا سکتا: ع۔

شبیرؑ کے روضے پہ ہے رہنے کا مزہ اور
اے میرے تصور مجھے دردر نہ پھرا اور

بلاشبہ غالبؔ کی زمین اپنی مشکل پسندی کے سبب فنی اظہار کے لئے کسوٹی سمجھی جاتی ہیں مگر کہیں کہیں غالبؔ کی زمینوں میں بھی کوثر نے سلام کے اچھے شعر نکالے ہیں ۔ غالبؔ کی مشہور زمانہ غزل ۔ ع

ہوتا ہے شب و روز تماشا میرے آگے

جیسی زمین میں بھی کوثر زیدی کا یہ شعر کس قدر خوبصورت ہے: ع

ہے اتنی بلندی پہ میری پیاس کا خیمہ
آ جائے گا سورج کو پسینہ میرے آگے

جی چاہتا ہے کہ کوثر زیدی کے یہاں موجود اس قومی اور ملی درد کی طرف بھی اشارہ کیا جائے جو ان کے سینے میں دل بن کر دھڑک رہا ہے ۔ آج پورا معاشرہ کس بے حسی اور بے عملی میں مبتلا ہے اسے ایک حساس شاعر ہی محسوس کر سکتا ہے ۔ جس کی تصویر کشی کوثر زیدی اس طرح کرتے ہیں: ع

فصل تیار ہے نیزوں کی یزیدی بن میں
اور پھر ہم سے تقاضا ہے کہ تم سر دے دو

لیکن کوثر زیدی اس گھٹن سے بھی مایوس نہیں ہوئے ہیں بلکہ اس حبس میں بھی وہ اپنی قوم کے بچوں کے لئے اپنے مشکل کشا کی بیٹی سے زندگی کی خیرات مانگتے ہیں: ع

ہونٹوں پہ مرے جب ترے بابا کی ثنا ہو
اے بالی سکینہ مرے حق میں بھی دعا ہو

اپنی قوم و ملّت کے لئے کوثر زیدی کے دل میں جو تڑپ ہے اس پر یہ شعر ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ خاص طور پر یہاں التجائیہ لہجہ قابلِ داد ہے ۔ شعر کیا ہے ایک شاعر کے دل کی گہرائیوں سے بلند ہونے والی پکار ہے ۔ التجا کی منزلوں میں کہیں کہیں تو کوثر زیدی سراپا مناجات ہو جاتے ہیں: ع

میرا ہر شعر شفایاب رہے یا مولا
فطرسِ فکر کو گہوارۂ اصغرؑ دے دو

اپنے معاصرین میں یہ دعائیہ اور التجائیہ انداز کوثر زیدی کا خاص حصہ ہے۔ان کی ملتجیانہ شاعری ایسا محسوس ہوتی ہے کہ گویا درد کو زبان مل گئی ہو یا دل کی ٹیس مصروں میں ڈھل گئی ہو۔کوثر زیدی کی طلب میں وہ سچائی اور تڑپ میں وہ گہرائی ہے جو قاری کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتی۔اس تناظر میں ان کے ایک دعائیہ انداز کے سلام سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:ع

کچھ لوگ تو جنّت کی دعا مانگ رہے ہیں
ہم کرب و بلا کرب و بلا مانگ رہے ہیں
یا فاطمہؑ دے دو ہمیں عبّاس کا صدقہ
کم مانگ رہے ہیں نہ سوا مانگ رہے ہیں
کتنے ہیں سمجھدار میری قوم کے بچے
مجلس کے تبرّک میں وفا مانگ رہے ہیں
یہ شہؑ کے عزادار ہیں جنت میں بھی رہ کر
عبّاسؑ کے پرچم کی ہوا مانگ رہے ہیں

مقاصدوں اور مسالموں میں اکثر جناب کوثر زیدی کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ میں انھیں مائک پر اتنی تاخیر سے کیوں بلاتا ہوں۔مگر کیا کروں مجھے ان کے دعائیہ لہجے کے بعض مناقب اور سلام کے دل آویز ترنم میں نصف شب کے بعد قدرے سکون کے ماحول میں ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔یہ وہ موقعہ ہوتا ہے جب انکی متین اور سنجیدہ آواز کے ساتھ محفل کی فضا گنگنانے لگتی ہے۔مسالموں کے ایسے ماحول میں مجھے کوثر زیدی کے کچھ اشعار اور یاد آرہے ہیں۔آپ بھی ان سے محظوظ ہوں۔ع

دنیا کی کوئی شۓ بھی نظر آئے نہ مجھ کو
جس وقت تصوّر میں مرے کرب و بلا ہو

دیتی ہے دعا کرب و بلا ہاتھ اٹھا کر
یا فاطمہ زہراؑ ترے بچوں کا بھلا ہو

ان شعروں کے ساتھ کوثر زیدی کی آواز کا جو سوز و ساز میرے کانوں میں گونج رہا ہے کاش وہ بھی میرے ان لفظوں کے ساتھ (شمیمِ کوثر) کے صفحات پر چھپ سکتا۔۔۔!

آخر میں کہژ کوثر، فرات و کوثر اور شمیمِ کوثر کے خالق کوثر زیدی کیرانوی کیلئے دعا گوہ ہوں اور شمیمِ کوثر کو بھی خداوند عالم کامیابی کی منزلوں سے ہمکنار کرے۔

آمین

عبّاس رضا نیّر
صدر شعبۂ اردو
مہاراجہ ہریش چند پی۔جی۔کالج
مرادآباد ۲۴۴۰۰۱ (یو۔پی۔)

❀❀❀❀❀

# کوثر زیدی کیرانوی اپنی شاعری کے آئینے میں

جناب ڈاکٹر عظیم امروہوی، دربار شاہ ولایت، امروہہ

نعت و منقبت کا وہ سچا موتی ہے کہ جس نے قلزمِ عقیدت میں آنکھیں کھولی ہیں، جسکی روح شاعری اور خصوصاً اسلامی شاعری سے ہی سیراب ہوتی ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی شاعری میں دریاؤں جیسا سکوت بھی ہے اور جھرنوں جیسی نغمگی بھی ہے،

کوثر زیدی۔ جس کا مزاج اطمینان، استقلال، اعتقاد اور ثابت قدمی سے عبارت ہے جو ایمان کی پختگی پر دلالت کرتا ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی طبیعت نیاز مندی اور انکساری کے سانچوں میں ڈھلی ہوتی ہے،

کوثر زیدی۔ جسمیں احساس تمکنت صرف غلامیٔ محمدؐ و آل محمدؐ سے ہی پیدا ہوتا ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی شخصیت کا نمونہ دستِ قدرت نے اس طرح تراشا ہے کہ ہر پہلو تابناک ہے،

کوثر زیدی۔ جسکو غمِ حسین سے رلانے کے ساتھ ساتھ جگانے کا بھی کام لینا پسند ہے،

کوثر زیدی۔ جس کا غم قنوطیت پسند نہیں بلکہ حوصلہ ساز ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی مدح گوئی خلوص و عقیدت سے لبریز ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی شاعری میں مدح گوئی کا سلیقہ اور قدح گوئی سے پرہیز ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی شاعری دلوں میں عشقِ رسولؐ و اہلبیت رسولؐ کی جوت جگاتی ہے،

کوثر زیدی۔ جسکی زبان سادہ جسکا بیان بے تکلف جس کا لب و لہجہ عقیدت انگیز اور جس کا اسلوب خلوص آگیں ہے،

کوثر زیدی ۔ جسکی تیز گامی میدانِ شاعری میں قابلِ رشک ہے'

جس کو ۔ اللہ نے اتنا نوازا! کہ ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

جس کی۔ نظر میں ساری کائنات ہی صدقہ نبیؐ کا ہے

جو۔ شاعر آلِ محمدؐ کی حیثیت سے اپنی پہچان رکھتا ہے

جس کی۔ روح کو شہ مُلکِ عطش سیراب کرتا ہے

جس کو ۔ سلطانِ صبر سے درسِ صبر ملتا ہے

جس کے۔ ممدوح کی پیاس کا خیمہ اتنی بلندی پر ہے کہ سورج کو بھی جہاں پسینہ آجائے

جس کی۔ روح بھی ہوائے پرچم عباسؑ سے شفایاب ہوتی ہے

جس کا۔ امیرِ عطش فراتِ صبر پر خیمہ زن ہے اور کوثر و تسنیم اس کے انتظار میں ہیں

جس کے ۔ بچے بھی مجلسِ اصغر ناداں سے تبرک لیکر دانا ہوئے ہیں

جس کے۔ دل کے کوزے میں محبت علیؑ کا سمندر سمٹ کر آ گیا ہے'

جس کو۔ تخت و تاج درکار نہیں بلکہ مزاج قلندری درکار ہے'

جس کو۔ درِ حسینؑ درکار ہے جس کے تخیل کی معراج کربلا ہے'

جس کا۔ دامن اشکوں کی سوغات سے بھرا ہوا ہے'

جس کو۔ صرف ایک ارمان ہے کہ اس کے مولا اسے اپنا شاعر کہدیں'

یہ تو سب

اس کے خیالات و نظریات ۔ حالات ، کیفیات ۔ ضروریات و خواہشات ۔ حوصلے و لولے ۔ عزم اور ارادے ۔ تمنائیں اور آرزوئیں ۔ حسرتیں ۔ ارمان ۔ دعائیں اور التجائیں مشرب و مسلک آواز و انداز ۔ عقائد و افکار وغیرہ ہیں''

## اوراب

کوؔثر زیدی کیرانوی جنکا تیسرا مجموعۂ کلام ( شمیمِ کوثر ) آپکے سامنے ہے جو حسنِ عقیدت' صداقتِ فن' پاکیزگئی فکر و تخیل' پُرکشش انداز' منفرد آواز' زور بیان' ندرتِ خیالات اور قدرتِ کلام کا اعتراف آپ سے خود ہی کرائے گا''

ڈاکٹر عظیم امروہوی

دربار شاہ ولایت

امروہہ (یوپی)

❁❁❁❁❁

# عقیدتِ محبت

**جناب سید محمد علی موج رامپوری، ڈائریکٹر آل انڈیا ریڈیو، رام پور، یوپی**

اہلبیت سے عقیدت اور محبت ہر انسان کا حق ہے لیکن فنافی الاہلبیتؑ ہو جانا کوئی کوثر زیدی کیرانوی سے سیکھے۔ کوثر کا ازل بھی پنجتن پاک ہے اور ابد بھی۔

میں نے انہیں مشاعروں اور مقاصدوں کی محفلوں میں سنا بھی ہے اور مہتمم کی حیثیت سے دیکھا بھی ہے۔ ہمیشہ یوں لگا جیسے وہ اس راہ میں سب کچھ لٹائے بیٹھے ہیں عقیدت ومحبت کی یہی صداقت ہے جو نہ صرف انہیں سماجی اور معاشی منزلیں عطا کرتی ہے بلکہ ان کے شعری شعور کو بھی ثمر یاب کر رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثر
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

میں کیا کہوں زبان سے کیا کیا نبیؐ کا ہے
جب ساری کائنات ہی صدقہ نبیؐ کا ہے

ہو ذکر ترا لب پہ ہر آن علیؑ مولا
بن جائے یہی میری پہچان علیؑ مولا

غور کیجئے تو زمانے میں بچا ہی کیا ہے
کربلا اسکی، نجف اسکا، مدینہ اسکا

اس نہج کے اشعار کوثر زیدی کے زیر نظر مجموعۂ کلام میں جا بجا اپنی خوشبو بکھیرتے ہیں یہ انکی خوش بختی ہے کہ وہ روایت اور عقیدت کی دولت سے مالا مال ہیں۔

(انتقال سے قبل مرحوم کا اظہارِ خلوص)

**سید محمد علی موجؔ رامپوری (مرحوم)**

❀❀❀❀❀

## سید علی حیدر زیدی بلڈر

منگلور ضلع ہری دوار (اترانچل)

مینیجنگ ڈائریکٹر (کبریٰ کنسٹرکشن کمپنی)

(وائس چیرمین اقلیتی کمیشن،

راجیہ منتری، اترانچل سرکار)

برادرِ معظم سید محمد حسین کوثر زیدی صاحب کے تیسرے مجموعہ کلام کی اشاعت پر مجھے فخر بھی ہے اور خوشی بھی''، شمیمِ کوثر کے حوالے سے تبصرہ اور فیصلہ آپ کے سپرد ہے۔ امیدِ ثواب اللہ سے۔ امید جزا آلِ محمدؐ سے۔ اپنی پسند کے چند اشعار مولائے کائنات کی مدح میں مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ کے کلام سے پیش خدمت ہیں۔

### ﴿مدح مولا علیؑ﴾

دہر جز جلوۂ یکتائی معشوق نہیں
ہم کہاں ہوتے اگر حُسن نہ ہوتا خود بیں

جاں پناہا۔ دل و جاں فیضِ رسانا۔ شاہا
وصیِ ختمِ رُسلؐ تو ہے بہ فتوائے یقیں

جسمِ اطہر کو ترے دوشِ پیمبرؑ منبر
نامِ نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگیں

کس سے ہو سکتی ہے مداحیِ ممدوحِ خدا
کس سے ہو سکتی ہے آرائشِ فردوسِ بریں

غمِ شبیر سے ہو سینہ یہاں تک لبریز
کہ رہیں خونِ جگر سے مری آنکھیں رنگیں

صرفِ اعدا اثرِ شعلہ و دودِ دوزخ
وقفِ احباب گل و سنبلِ فردوسِ بریں

جنسِ بازارِ معاصی اسد اللہ اسدؔ
کہ سوا ترے کوئی اس کا خریدار نہیں

(مرزا اسداللہ غالب)

آپ کا خلوص آپ کی محبت اور آپ کی دعائیں بہر حال درکار ہیں۔ انھیں دعائیہ کلمات کے ساتھ آپ سے اجازت چاہتا ہوں

طالبِ دعا

سید علی حیدر زیدی

❁❁❁❁❁

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حمد باری تعالیٰ

اے ربِّ پاک ذات اے خلّاقِ کائنات
تیرے ہی اختیار میں ہے موت اور حیات

❀❀❀

تیری ثناء کے واسطے لب کھولتا ہوں میں
یہ بھی ترا کرم ہے کہ کچھ بولتا ہوں میں

❀❀❀

اعظم سے تو عظیم ہے اعلیٰ سے بالاتر
بندہ ہوں میں ترا مجھے اتنی ہے بس خبر

❀❀❀

سر تیری بارگاہ میں خم ہے مرا ضرور
لیکن تری ثناء کا بھی مجھکو نہیں شعور

❀❀❀

بغض و حسد سے دور مری زندگی رہے
ذہن و شعور میں سدا پاکیزگی رہے

# نعتِ رسولؐ

میں کیا کہوں زبان سے کیا کیا نبیؐ کا ہے
جب ساری کائنات ہی صدقہ نبیؐ کا ہے

مولا علیؑ و فاطمہؑ زہرا حسنؑ حسینؑ
بے مثل دو جہان میں کنبہ نبیؐ کا ہے

میرے حبیبؐ شافع روزِ جزا ہیں آپ
اللہ کی نظر میں یہ رُتبہ نبیؐ کا ہے

اپنے لہو سے دیں کو بچانے کے واسطے
صحرائے کربلا میں نواسہ نبیؐ کا ہے

کوثرؔ نبیؐ کا کوئی بھی سایہ نہیں مگر
کہتے ہیں جس کو خُلد وہ سایہ نبیؐ کا ہے

## نعتِ رسول

یا شاہِ عرب اتنی گزارش ہے ادب سے
روضہ کی زیارت کا طلبگار ہوں کب سے

یہ نامِ محمدؐ ہے کہ آتے ہی زباں پر
خوش ہو کے گلے ملتا ہے لب دوسرے لب سے

تنہائی مجھے دیتی ہے مدحت کے جواہر
رہتا ہے مدینہ میں تصوّر مرا جب سے

کعبے میں کبھی دل ہے تو دل میں کبھی کعبہ
دیوانوں کا انداز جُدا رہتا ہے سب سے

صدقے میں مجھے آلِ محمدؐ کے خدا بھی
دیتا ہے ہمیشہ ہی ہوا میری طلب سے

میں واقفِ آدابِ طریقت تو نہیں ہوں
بنتا ہے میرا کام وسیلوں کے سبب سے

کوثؔر میں فقیرِ درِ سلطانِ دو عالم
نسبت نہیں اس دور کے شاہانِ عرب سے

# نعت رسولؐ

وہ جو تھا نازشِ عرب کوئی
اُس کا ثانی نہ جب نہ اب کوئی

آگیا رو بروئے رب کوئی
اب نہ آئے گی ایسی شب کوئی

انبیاء نے کہا محمدؐ سا
ہے کہاں عالی نسب کوئی

یہ کرم ہے حضورؐ کا ورنہ
حالِ دل پوچھتا ہے کب کوئی

اپنے خوں کا ثبوت دیتا ہے
جب بھی ہوتا ہے بے ادب کوئی

قلبِ دریا کو مضطرب کرکے
لوٹ آیا ہے تشنہ لب کوئی

آگیا ان کے در پہ میں کوثرؔ
اور حاجت نہ اب طلب کوئی

# یا علیؑ

لوحِ محفوظ پہ اوصاف رقم تیرے ہیں
کہکشاں کیا ہے فقط نقشِ قدم تیرے ہیں

تو خدا کا ہے ولی اور محمدؐ کا وصی
فخر اس بات پہ ہم کو ہے کہ ہم تیرے ہیں

اے خداوندِ نصیری میرے مولا حیدرؑ
ہم پہ جتنے بھی ہے سب لطف و کرم تیرے ہیں

تو ید اللہ بھی رزّاق بھی مزدور بھی ہے
عرشِ اعظم کی بلندی پہ علم تیرے ہیں

فیصلے لکھتے ہیں جو جنت و دوزخ کے لئے
ایک دو تین نہیں چودہ قلم تیرے ہیں

یہ تو دشمن بھی ترے مان گئے ہیں مولا
خُلد میں کوثر و تسنیم و اِرم تیرے ہیں

# ذکرِ علیؑ

جہاں ہو ذکرِ علیؑ وہ نگر مہکتا ہے
اگر سفر میں ہو سارا سفر مہکتا ہے

ثنائے حیدرِ کرّار جب بھی کرتا ہوں
شعور و فکر کا ایک اک شجر مہکتا ہے

عجیب شان ہے مولا تری خدا کی قسم
ترے خیال کی خوشبو سے گھر مہکتا ہے

علیؑ کی ضرب کو جبرئیل نے بھی خوب کہا
مجھے تو اتنی خبر ہے کہ پر مہکتا ہے

کھِلیں جو شام سے حیدر کی مدحتوں کے گلاب
عقیدتوں کا چمن رات بھر مہکتا ہے

بھری ہیں نہجِ بلاغہ میں خوشبوئیں اتنی
کہ عرش و فرش کا ہر خشک و تر مہکتا ہے

وفا کا پھول ہو چاہے ہزار خاروں میں
جہاں جہاں ہے وہیں بے خطر مہکتا ہے

یزیدیت کے درختوں پہ مستقل ہے خزاں
حسینیتؑ کا چمن ہی مگر مہکتا ہے
تمام بزم معطّر ہے بوئے کوثر سے
ہر ایک شعر مرا اس قدر مہکتا ہے

## قطعہ

کیسی عظیم شانِ درِ بو ترابؑ ہے
جو ذرّہ جس جگہ ہے وہیں آفتاب ہے
اک آخری رسولؐ ہیں اک آخری امامؑ
اُن کا کوئی جواب نہ اِن کا جواب ہے

# علیؑ مولا

ہو ذکر ترا لب پر ہر آن علیؑ مولا
بن جائے یہی میری پہچان علیؑ مولا

جس شخص کا ہو تجھ پر ایمان علیؑ مولا
سو جان سے میں اس پر قربان علیؑ مولا

میثم کے تصدق میں دیدے وہ زباں یارب
کٹ کر بھی جو کرتی ہو اعلان علیؑ مولا

میں نادِ علیؑ پڑھ کر جب گھر سے نکلتا ہوں
کر دیتے ہیں ہر مشکل آسان علیؑ مولا

یہ ایسی حقیقت ہے جھٹلا نہ سکا کوئی
دشمن پہ بھی ہیں تیرے احسان علیؑ مولا

کیا کس کا عقیدہ یہ سب تو خدا جانے
کچھ لوگ مگر سمجھے بھگوان علیؑ مولا

سب شافعِ محشر ہیں سب ساقیٔ کوثر ہیں
ہے تیرے گھرانے کی یہ شان علیؑ مولا

# قطعہ

تضمین (علامہ اقبال)

اے ابو طالبؑ خوش بخت خدا نے یہ کہا
کی محمدؐ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
اور پھر یہ شبِ ہجرت تیرے بیٹے سے کہا
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

# قطعہ

اہل ایماں سے دوستی کرکے
پھر کوئی شے نہ ہم نے پائی ہے
جو ہیں مولا تمہارے در کے فقیر
اُن کے قدموں میں بادشاہی ہے

## علیؑ علیؑ

اے بابِ علم فاتحِ خیبر علیؑ علیؑ
نفسِ رسولؐ ساقئ کوثر علیؑ علیؑ

کعبہ میں جو ولادتِ حیدر کی دھوم ہے
دیوار مسکرا اٹھی کہہ کر علیؑ علیؑ

جن کی عقیدتیں ہوئیں بیمار وہ سُنیں
آبِ شفا ہے پیجئے لکھ کر علیؑ علیؑ

اُس روز تو ہر ایک نے مولا کہا تجھے
بولے رسولؐ جب سرِ منبر علیؑ علیؑ

اے ذوالفقار پیار کی خوشبو بکھیر دے
کہتا ہے جبرئیل کا پر پر علیؑ علیؑ

کہتی تھی کربلا ترے شیروں کو دیکھ کر
اکبر علیؑ علیؑ ترا اصغر علیؑ علیؑ

کوثر میں حق پرست ہوں حق ہے علیؑ کے ساتھ
رہتا ہے اس لئے میرے لب پر علیؑ علیؑ

## ذکرِ علیؑ

ذکرِ علیؑ سے ہم جو یہاں مست ہو گئے
سامان بخششوں کے در و بست ہو گئے

اتنا کیا بلند علیؑ کو رسولؐ نے
جتنے دراز قد تھے سبھی پست ہو گئے

حُر کو شرابِ حُبِّ علیؑ دیر سے ملی
پیاسے تھے ہونٹ جام میں پیوست ہو گئے

میں نے علیؑ کا نام لیا تھا کہ بزم میں
مولائی جتنے تھے وہ سبھی مست ہو گئے

کوثرؔ زمانے بھر میں ہے مولائیوں کا راج
دنیا سمجھ رہی ہے تہی دست ہو گئے

# علیؑ کے نام

شیرِ خدا و نفسِ پیمبرؐ علیؑ کے نام
جنت علیؑ کے نام ہے کوثر علیؑ کے نام

فتح و ظفر لکھی ہے علم پر علیؑ کے نام
بدر و اُحد ہیں خندق و خیبر علیؑ کے نام

بنتِ اسد تم ہی کو مبارک ہو یہ شرف
کعبہ میں کھل رہا ہے نیا در علیؑ کے نام

اعلان ہو ولایتِ حیدرؑ کا یا رسولؐ
مخصوص ہے غدیر کا منبر علیؑ کے نام

مولا علیؑ علیؑ کبھی حیدر علیؑ علیؑ
پڑھتا ہے جھوم جھوم قلندر علیؑ کے نام

قرطاس کو قلم نے مصلّی بنا لیا
اشعار منقبت کے یہ لکھ کر علیؑ کے نام

کوثرؔ یہ کہہ رہی ہیں میرے دل کی دھڑکنیں
کردے شعور و فکر کے جوہر علیؑ کے نام

# شُبھ نام علیؑ

شُبھ نام علیؑ مہاراج تورا ہر سانس میں لب پر آجانا
پاگل نے مجھے پاگل جانا دانا نے مجھے دانا جانا

حسنینؑ کے بابا ان داتا دامادِ نبیؐ یا شیرِ خدا
میں نے تو تمہیں مولا ہی کہا لیکن یہ نصیری خدا جانا

حیران ہے ابتک یہ دنیا کیا تجھ کو کہے اب تو ہی بتا
تارے کا ترے در پر آنا اور سورج کا پلٹا جانا

انیائے ۔نے سیما پار کری سنسار کی دیکھ لے فتنہ گری
طیبہ و نجف کربل نگری اب گھور کٹھن آنا جانا

جگ راج تورا محشر بھی تورا جنت بھی توری کوثرؔ بھی تورا
کس بات کا غم ہو مجھ کو بھلا جب تو نے مجھے اپنا جانا

## طالبِ کوثر

میں ہوں کوثر کا طلبگار بلا نوش نہیں
ہوش جن کو نہیں کہتے ہیں تجھے ہوش نہیں

ذکرِ حیدر مری ہر سانس سے وابستہ ہے
دھڑکنیں دل کی اسی واسطے خاموش نہیں

میں ہر اک سانس میں کرتا ہوں ترا شکر ادا
میرے اللہ میں احسان فراموش نہیں

خالقِ نہجِ بلاغہ کی محبت لے کر
پھر بھلا کیسے کہوں میں کہ مجھے ہوش نہیں

کربلا میں جو ہوئے آلِ محمدؐ پہ ستم
دیکھ کعبہ اسی غم میں تو سیہ پوش نہیں

میرے اشعار مرے ساتھ ہیں ہر دم کوثرؔ
ایک لمحہ کو بھی خالی مری آغوش نہیں

# خوشبو

مہکے گی وہاں آپ کے جذبات کی خوشبو
پہنچے گی جہاں تک بھی یہ صلوات کی خوشبو
ذہنوں کے گلابوں کو یہ مہکاتی رہے گی
اس محفل پُر نور کی اس رات کی خوشبو
اس جشن میں ان کاغذی پھولوں کے لئے بھی
لائی ہے صبا خُلد کے باغات کی خوشبو
تاریخ سے پوچھو وہی بتلائے گی تم کو
کس طرح اُڑی دامنِ سادات کی خوشبو
غیروں کو بھی دیتی ہے یہ پیغام محبت
کوثر ترے پاکیزہ خیالات کی خوشبو

# دے اللہ

بہت حسین سی تعبیرِ خواب دے اللہ
میری جبیں کو درِ بو تراب دے اللہ

درود پڑھ کے دعا مانگنا مری فطرت
اور اس کے بعد مجھے بے حساب دے اللہ

سوال یہ ہے کہ معراج میں پیمبرؐ کو
علیؑ کے لہجہ میں ہی کیوں جواب دے اللہ

مسرتوں میں اضافے قبول ہیں لیکن
عزائے آلِ رسالتمآبؐ دے اللہ

چراغ الفتِ حیدرؑ لحد میں روشن ہے
نہ ماہتاب ہی نہ آفتاب دے اللہ

ثنائے ساقیٔ کوثر کا حق ادا کر دوں
شعور و فکر کو ایسا شباب دے اللہ

# مولا مولا بول

مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول
حکم خدا اور قول نبیؐ کا کانوں میں رس گھول
ذکرِ علیؑ سے جینا مرنا سب کچھ ہے آسان ترا
اکملتُ ہے دین ترا اور من کُنت ایمان ترا
کنکر پتھر چھوڑ دے بس تو ہیرے موتی رول
مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول
حرص و ہوس کے جال بچھائے۔ تھے کس نے نادانی میں
تجھ کو تو معلوم ہے سب کچھ کون تھا کتنے پانی میں
دیوانہ تھا لیکن کتنا دانا تھا بہلول
مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول
دیکھ علیؑ کو چھوڑنے والے شامل ہیں ناداروں میں
ارضِ مقدس گروی رکھ دی یورپ کے بازاروں میں
تیل کے دریا پر ہے جنکی کشتی ڈانواڈول
مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول

اللہ اللہ وردِ زباں رکھ نامِ نبیؐ دوہراتا چل
ساتھ ساتھ کچھ قولِ غدیری بھی ہم کو سمجھاتا چل
دیکھ فقیرا سچ سچ کہہ دے بول جو ہے انمول
مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول

کعبے کے مولود بھی اور دامادِ پیمبر حیدرؑ ہیں
شافعِ محشر مالکِ جنت ساقیٔ کوثر حیدرؑ ہیں
دیکھ عقیدے میں نہ آنے پائے کوئی جھول
مولا مولا بول، اے مومن مولا مولا بول

## حبّ علیؑ

حبِّ علیؑ کوثر کا پتہ دے
جس کو مگر توفیق خدا دے

پیاس اگر نظروں سے گرا دے
دریا کے بھی ہوش اُڑا دے

گھر کے مالک کو یہ حق ہے
جتنے چاہے در بنوا دے

ایک اشارہ کر کے مولا
سورج کو واپس پلٹا دے

سورج کو پلٹانے والے
آج کی شب کی عمر بڑھا دے

شاہِ نجف کے در کا گدا بھی
تختِ حکومت کو ٹھکرا دے

کوثر کی خوشبو مہکی ہے
مدحت کے موتی برسا دے

# حیدرؑ کی انگنائی

کس کا حق ہے کون ہے غاصب سوچ ذرا تنہائی میں
کیسے کیسے ڈوب گئے ہیں دوزخ کی گہرائی میں

حج سے لوٹ کے آنے والے بس اتنا دوہرائے جا
سجدوں کا سیلاب رواں ہے حیدرؑ کی انگنائی میں

مجھ کو اپنی قوم کے بچے بچے سے یہ کہنا ہے
ماتمِ سرورؑ کام آئیگا محشر کی مہنگائی میں

کوئی بتائے اُس بچے کو کیسے میں نادان کہوں
اہلِ خرد بھی گم ہوں جس کی ہمت اور دانائی میں

یوں لگتا ہے جنت میں بھی آج ہی جشنِ مولاؐ ہے
کوثرؔ کی خوشبو آتی ہے رہ رہ کر پُروائی میں

# ثناخوانِ علیؑ

جبرئیلِ امیں بھی جہاں دربانِ علیؑ ہے
وہ شانِ علیؑ شانِ علیؑ شانِ علیؑ ہے

اللہ کا گھر اور زچہ خانۂ حیدرؑ
فردوس کی پوچھو تو گلستانِ علیؑ ہے

بلّغ کی قسم نقطۂ بِ زینتِ قرآں
اکملتُ لکم آئیہِ عرفانِ علیؑ ہے

فطرس کی طرح اپنے مقدر پہ ہے نازاں
وہ ایک ستارہ کہ جو مہمانِ علیؑ ہے

مصروفِ تلاوت ہے ہر اک لمحہ میرا دل
میثم کی طرح حافظِ قرآنِ علیؑ ہے

عباسؑ علمدار وفاؤں کے شہنشاہ
قلبِ ابو طالبؑ ہے مگر جانِ علیؑ ہے

مومن تجھے یہ سوچ کے دیتا ہے دعائیں
خوش بخت ہے کوثرؔ کہ ثنا خوانِ علیؑ ہے

## گلاب رکھتے ہیں

ہم اپنے پاس نہ مشک و گلاب رکھتے ہیں
ذرا سی خاکِ درِ بو تراب رکھتے ہیں

علیؑ کے ذکر سے پہلے خدا کے ذکر کے بعد
زباں پہ ذکرِ رسالت مآبؐ رکھتے ہیں

نفاق و بغض و کدورت کے ہم نہیں قائل
دِلوں میں حُب علیؑ بے حساب رکھتے ہیں

ترے سوا کوئی موضوعِ گفتگو ہی نہیں
ہم اپنا دل ہی بڑا لا جواب رکھتے ہیں

جو لوگ گھر سے نکلتے ہیں یا علیؑ کہہ کر
وہی تو خود کو بہت کامیاب رکھتے ہیں

علیؑ کے سامنے خیبر کا مسئلہ کیا ہے
یہ دسترس میں رُخِ آفتاب رکھتے ہیں

فراتِ صبر پہ رہتے ہیں خیمہ زن ہم لوگ
اور اپنی پیاس بھی عصمت مآب رکھتے ہیں

حبیب ابنِ مظاہر کے حوصلوں کی قسم
جو ڈھل سکے نہ ہم ایسا شباب رکھتے ہیں

امیرِ شہرِ عطش تیرے گلستاں کو سلام
ترے گلاب بڑی آب و تاب رکھتے ہیں

مثالِ حضرتِ بہلول ہم علیؑ والے
نظر کے سامنے تعبیرِ خواب رکھتے ہیں

علیؑ کے جشن میں دشمن کا تذکرہ کرکے
کہاں کی چیز کہاں پر جناب رکھتے ہیں

ہمارے نامۂ اعمال میں نہیں کچھ بھی
بس اس میں اشکِ عزا کا حساب رکھتے ہیں

جناب بوذرؓ و سلمانؓ و میثمؒ و قنبرؓ
یہ اپنی سب سے الگ آب و تاب رکھتے ہیں

ثنائے آلِ محمدؐ کے فیض سے کوثرؔ
ہم اپنے آپ کو عزت مآب رکھتے ہیں

# قلندر بولتا ہے

یہ سچ ہے جو سمندر بولتا ہے
علیؑ والوں سے کوثر بولتا ہے

کوئی جب مثلِ قنبر بولتا ہے
تو بس حیدر ہی حیدر بولتا ہے

جسے دیکھو وہ اکثر بولتا ہے
علیؑ کا پہلا نمبر بولتا ہے

میں بندہ ہوں علیؑ مرتضےٰ کا
عجب بھاشا قلندر بولتا ہے

نصیری نے بھی شائد سن لیا ہو
جو مُردہ کھا کے ٹھوکر بولتا ہے

میں کب سے آپ ہی کا منتظر تھا
علیؑ سے بابِ خیبر بولتا ہے

ہماری قوم کا ہر بچہ بچہ
علیؑ کا نام لیکر بولتا ہے

مجھے پہچان لو میں بھی علیؑ ہوں
علی اصغر کا تیور بولتا ہے
تبرک میں بٹا کرتی ہے خوشبو
کہ جب محفل میں کوثرؔ بولتا ہے

## قطعہ

ثناء آلِ محمدؐ کی کِیا کرتا ہوں میں جس دم
قلم قرطاس کے دامن میں ہیرے ڈال دیتا ہے
فقیرِ بابِ شہرِ علم کہلاتا ہوں میں کوثرؔ
مرا مولا مرے کاسے میں مصرعے ڈال دیتا ہے

# کہ بس

خانۂ حق میں علیؑ کی جلوہ فرمائی کہ بس
رحمتوں کی ہر طرف ایسی گھٹا چھائی کہ بس

جشنِ حیدر ہو رہا ہوگا یقیناً خُلد میں
اس قدر ہے آج خوشبودار پُروائی کہ بس

آسمانوں سے ملک آئے مبارکباد کو
تھی ابو طالبؑ کے گھر وہ بزم آرائی کے بس

رات بھر کفّار کو دھوکا محمدؐ کا رہا
اور شبِ ہجرت علیؑ کو ایسی نیند آئی کے بس

اصغرِ بے شیر کو نادان میں کیونکر کہوں
اس کے ہر انداز میں تھی ایسی دانائی کہ بس

اب غمِ دُنیا سے ہم کو کوئی دلچسپی نہیں
ہے غمِ شبیر سے اپنی شناسائی کہ بس

یوں تو ہم سب کچھ ہیں کوثرؔ اس سے بڑھکر کچھ نہیں
ہم حُسینی ہم غدیری ہم ہیں مولائی کہ بس

حکمِ خدا اور قولِ محمدؐ سجدۂ سرور یاد رہے
تجھکو دعا ہے زہراؑ کی تو شاد رہے آباد رہے
تیرے لئے تو اے مومن بس جیسا آج ہے ویسا کل
علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل
علم و عمل کی دولت سے ہو جائے گا آسان سفر
جنت میں تجھکو رہنا ہے کوثرؔ کا امرت پی کر
یہ دنیا ہے آنی جانی جیون ہے بس پل دو پل
علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل

## قطعہ

وہ دولت ہو کہ شہرت ہو وجاہت ہو کہ حشمت ہو
بقائے دائمی سے بیشتر محروم ہوتی ہیں
مجھے کوثرؔ خدا نے اس بلندی سے نوازا ہے
جہاں سے آرزوئیں پستہ قد معلوم ہوتی ہیں

# علیؑ علیؑ کہتا چل

علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل
تجھ کو پاگل جاننے والا ہو جائے گا خود پاگل
چھوٹ نہ جائے ہاتھ سے تیرے آلِ محمدؐ کا دامن
سجدوں سے پرنور جبیں رکھ ماتم سے سینہ روشن
بغض و حسد کے صحرا کو پھر اشکِ عزا سے کر جل تھل
علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل
مولا کا تو ماننے والا غیر سے کیوں فریادی ہے
ذکرِ شہِ مظلوم کی تجھکو ہر لمحہ آزادی ہے
نادِ علیؑ پڑھتے ہی تیری ہو جائیگی مشکل حل
علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل
ہر گھر پر عباسؑ کا پرچم شان سے ہی لہرائے گا
کرب و بلا کے پیاسوں کا اب ذکر نہ رکنے پائے گا
بھارت کی دھرتی کہتی ہے ہاتھ میں لیکر گنگا جل
علیؑ علیؑ کہتا چل مومن علیؑ علیؑ تو کہتا چل

# مدینہ اُس کا

تھا الگ سارے زمانے سے قرینہ اُس کا
اپنے ہی خون پہ رہتا تھا سفینہ اُس کا
غور کیجے تو زمانے پہ بچا ہی کیا ہے
کربلا اُس کی نجف اُس کا مدینہ اس کا
اس کا نانا تھا نبیؐ باپ علیؑ ماں زہراؑ
اس لئے صبر سے لبریز تھا سینہ اُس کا
آسمانوں سے بھی کچھ دور تھی منزل اُس کی
نوکِ نیزہ کی جو پوچھو تو وہ زینہ اُس کا
چودہ صدیوں سے صدا دیتا ہے اک اک لمحہ
ہر برس اُس کا ہے ہر ایک مہینہ اُس کا
جس کا دادا تھا نبوت کا محافظ کوثرؔ
دینِ احمد ہے فقط خون پسینہ اُس کا

# دربار بوتراب

نہ ماہتاب کی جانب نہ آفتاب پہ ہے
مری نگاہ تو دربارِ بوتراب پہ ہے

یزیدی نسل ہے اب تک بھی دشمنِ اسلام
عجیب زنگ دلِ خانۂ خراب پہ ہے

ضرور اس پہ کسی تشنہ لب کا عکس پڑا
ہجومِ آبلۂ غم جو سطحِ آب پہ ہے

ملے گی فتح اُسے جس کو کل علَم دو گے
حضورؐ آپ کے یہ حُسنِ انتخاب پہ ہے

ادب کے ساتھ ہے مقداد و جون و حُر کو سلام
انہیں کے خوں کی جھلک سرخیٔ گلاب پہ ہے

شجاعتوں کے پیمبرؐ امامِ صبر و رضا
اساسِ دین نبی تیرے انقلاب پہ ہے

سفر تو جانبِ پیری سہی مرا کوثرؔ
مرے کلام کی خوشبو مگر شباب پہ ہے

یثرب و شام خراسان و نجف کرب و بلا
یا علیؑ پھر مری نظروں کو وہ منظر دیدو
خیمہ زن دشتِ سخن میں رہوں پیاسا کب تک
تشنگی کو مری اک قطرۂ کوثر دیدو

## قطعہ

رسائی ہے مری ہر روز کوثر
مدینہ سے درِ شیرِ خدا تک
ہوا کے دوش پر آواز میری
پہنچتی ہے یقیناً کربلا تک

# کوثر دیدو

کب یہ کہتا ہوں کہ تقدیرِ سکندر دیدو
مجھ کو بس طینتِ سلمان و ابوذر دیدو

میرا ہر شعر شفایاب رہے یا مولا
فطرسِ فکر کو گہوارۂ اصغرؑ دیدو

پھر ہیں اشکوں کی فراتوں پہ یزیدی پہرے
اپنا پرچم ہمیں عباسؑ دلاور دیدو

فصل تیار ہے نیزوں کی یزیدی بن میں
اور پھر ہم سے تقاضہ ہے کہ تم سر دیدو

ہیں میری قوم کے بچّے بھی عزدارِ حسینؑ
ان کو جینے کی دعا دخترِ حیدرؑ دیدو

اس نئی نسل کو میراث میں کچھ دو کہ نہ دو
اے بزرگو انہیں بس مقصدِ سرور دیدو

اے فرشتوں ہمیں جنت میں تو لے جاؤ مگر
مہلتِ ماتمِ اولادِ پیمبرؐ دیدو

خنجرِ بیعتِ فاسق کو ہمیشہ کے لئے
خون کی دھار سے کاٹا یہ ہنر میرا تھا
عصر تک میں نے اٹھائے ہیں بہتر (۷۲) لاشے
اُس پہ بھی شکر خدا تھا یہ جگر میرا تھا
ظلم تھرّانے لگا سورۂ کوثر سن کر
ذکر اس میں جو بہ الفاظِ دِگر میرا تھا

## قطعہ

مدحتِ شاہِ کربلا کر کے
دیکھ تقدیر مسکرائی بھی
یہ ہے اللہ کا کرم کوثرؔ
تو ہے حاجی بھی کربلائی بھی

وہ تاجدار جناں سب کی ہے خبر اسکو
ہیں جتنے چاہنے والے سبھی شمار میں ہیں
غزل نے پڑھ لیا کوثرؔ حسینؑ کا کلمہ
مگر کچھ اہل سخن راہ کے غبار میں ہیں

## قطعہ

ہم لوگ عزادارِ شہِ کرب و بلا ہیں
ظالم کی حمایت کبھی کی ہے نہ کریں گے
ہم نامِ حسینؑ ابنِ علیؑ لیکے ہیں زندہ
ہم نامِ حسینؑ ابنِ علیؑ لیکے مریں گے

# انوارِ کردگار

جہاں کے ذرّے بھی انوارِ کردگار میں ہیں
تصورات مرے بس اُسی دیار میں ہیں

سخن بدوش مضامینِ نو کے یہ لشکر
بفیضِ کرب و بلا فکر کے حصار میں ہیں

فراتِ صبر پہ ہے خیمہ زن امیرِ عطش
اُسی کے کوثر و تسنیم انتظار میں ہیں

یہ جسکو چاہے جہنم دے جسکو چاہے بہشت
خدا کے فضل سے سب اسکے اختیار میں ہیں

خلافِ مرضیٔ خیبر شکن چلی ہی نہیں
نہ جانے کتنے کمالات ذوالفقار میں ہیں

وہ چاہے دین ہو دنیا ہو قبر یا محشر
اسی قبیلہ کے افراد اقتدار میں ہیں

سبیلِ اشکِ عزاء ہے امام باڑوں پر
مخالفت کے بھی کچھ لوگ کاروبار میں ہیں

شمع بجھی تو بہتر چراغ روشن تھے
صدا تھی مقصد سرور پہ جان ہم دیں گے
یہی سنائے گی تفسیر سورۂ کوثر
زمینِ کرب و بلا کو زبان ہم دیں گے

## قطعہ

اظہارِ مسرّت سے تو قاصر ہیں میرے لب
دل خوش ہے مگر آج مری آنکھ بھی نم ہے
اللہ نے اس درجہ نوازا مجھے کوثر
ہر سانس میں بھی شکر کا سجدہ ہو تو کم ہے

## زبان ہم دیں گے

فرازِ دار پہ یہ امتحان ہم دیں گے
زبان کٹ بھی گئی تو بیان ہم دیں گے

کریں گے مفتیِ دوراں تو مسجدوں میں قیام
محاذِ جنگ پہ لیکن اذان ہم دیں گے

جنابِ شیخ تیری گفتگو ادھوری ہے
تجھے سلیقۂ لطفِ بیان ہم دیں گے

فقیہِ شہر ذرا مجلسِ حسینؑ میں آ
اصولِ دینِ محمدؐ کا گیان ہم دیں گے

برہمنوں نے کہا تھا یہ کوفیو سن لو
غمِ حسینؑ کو ہندوستان ہم دیں گے

ہماری قوم کے بچوں کو بس دعا دے دے
عزائے شاہ تجھے پاسبان ہم دیں گے

ہوائے پرچمِ عباسؑ نے کہا حُر سے
زمیں پہ آ تو سہی آسمان ہم دیں گے

# مجلس کا تبرّک

جو میں نے کہا ہے وہ نیا کچھ بھی نہیں ہے
گر ہو نہ وسیلہ تو دعا کچھ بھی نہیں ہے

کرتا ہوں مودّت کے سفینے پہ چراغاں
یہ رات یہ طوفاں یہ ہوا کچھ بھی نہیں ہے

جو کچھ ہے جہاں بھی ہے ذرا غور تو کیجے
اللہ کی رحمت کے سوا کچھ بھی نہیں ہے

چودہ سو برس ہوگئے بٹتے ہوئے اس کو
مجلس کا تبرّک تو گھٹا کچھ بھی نہیں ہے

کعبہ ہے مدینہ ہے نجف کرب و بلا ہے
گر یہ نا ہوں دنیا پہ بچا کچھ بھی نہیں ہے

ذکرِ غمِ شبیرؑ مری زیست کا مقصد
یہ نا ہو تو جینے کا مزا کچھ بھی نہیں ہے

جو بھی مجھے لکھواتے ہیں لکھ دیتا ہوں کوثرؔ
مولا کی عنایت ہے مرا کچھ بھی نہیں ہے

# ہم جیسے

علیؑ کے چاہنے والے جناب ہم جیسے
اسی لئے تو ہیں عزت مآب ہم جیسے

رکھیں گے یاد کہاں تک گناہ گار بھی ہیں
خدا کے فضل و کرم کا حساب ہم جیسے

امامِ عصرؑ جو آجائیں بات بن جائے
عدو کو دیکھ لیں خانہ خراب ہم جیسے

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ خمس جہاد
اس امتحان میں بھی کامیاب ہم جیسے

عزائے شاہ بھی میزانِ حق و باطل ہے
عذاب لیں گے مخالف ثواب ہم جیسے

نشانِ ماتم سرور سے اپنے سینوں پر
کھِلا رہے ہیں وفا کے گلاب ہم جیسے

نہ میر انیسؔ نہ مرزا دبیرؔ ہم کوثرؔ
بس اپنے آپ ہیں اپنا جواب ہم جیسے

یا رب مری نظروں میں ہے مظلوم کا سجدہ
ہو جائیں نمازیں نہ کبھی مجھ سے قضا اور
کوثرؔ مجھے جانا ہے مدینہ سے نجف تک
کرتا ہوں اسی واسطے جینے کی دعا اور

## قطعہ

کربلا بھی خوب واقف ہے کہ کیا عباسؑ ہے
آرزو زہراؑ کی حیدرؑ کی دُعا عباسؑ ہے
ان کا ثانی ڈھونڈ کر لاؤ کوئی تاریخ سے
اک ابو طالبؑ چچا ہے اک چچا عباسؑ ہے

# مزا اور

شبیرؑ کے روضہ پہ ہے رہنے کا مزا اور
اے میرے تصور مجھے در در نہ پھرا اور

اے چارہ گرو روح بھی ہو جائے شفایاب
دیدو مجھے عباسؑ کے پرچم کی ہوا اور

ہر ایک عزادار یہ کہتا ہے یقیں سے
جتنا بھی لٹاتا ہوں میں دیتا ہے خدا اور

آنے کو زمانے تو بہت آئیں گے لیکن
شبیرؑ ہی ہوگا نہ کوئی کرب و بلا اور

بچپن سے سکھائے ہیں مجھے نوحہ و ماتم
یا رب میرے ماں باپ کو دے اس کی جزا اور

میں نے جو کہا دستِ خدا شیرِ خدا کو
خوش ہو کے نصیری نے کہا اور ذرا اور

حیدر کی فضیلت کا جو منکر ہو وہ سن لے
ہمت ہے تو لے آئے نبیؐ اور خدا اور

## حسینؑ کے نام

مرا شعور مرے فکر و فن حسینؑ کے نام
عقیدتوں سے بھری انجمن حسینؑ کے نام

رسولؐ خوش تھے علیؑ خوش تھے فاطمہؑ خوش تھیں
خدا نے جب لکھی جنت حسنؑ حسینؑ کے نام

یزیدیت کے درختوں پہ مستقل ہے خزاں
سدا بہار مہکتا چمن حسینؑ کے نام

مسرّتیں بھی ہماری رہی ہیں نذرِ حسینؑ
ہمارے اشک بھی تشنہ دہن حسینؑ کے نام

کبھی سکون جو ملتا ہے اپنے گھر میں ہمیں
سلام بھیجتے ہیں بے وطن حسینؑ کے نام

فضیلتیں جو لکھیں کربلا کی کوثرؔ نے
پڑھے ہیں گنگ و جمن نے بھجن حسینؑ کے نام

## مرے آگے

ہے کتنا مقدس یہ نظارا مرے آگے
اسوقت تصوّر میں ہے کعبہ مرے آگے

اُس شخص پہ قربان مری جان مرا دل
پڑھتا ہو جو مولاؑ کا قصیدہ مرے آگے

میں صبر کا سلطاں ہوں شہِ مُلکِ عطش ہوں
بہتا ہے تو بہتا رہے دریا مرے آگے

ہے اتنی بلندی پہ مری پیاس کا خیمہ
آجائے گا سورج کو پسینہ مرے آگے

میں آگ پہ غازی کا علم لیکے چلا ہوں
شبنم میں بدل جاتا ہے شعلہ مرے آگے

ایسے بھی کئی دن مجھے اللہ نے بخشے
ہر پل رہا عباسؑ کا روضہ مرے آگے

میں ایک گدائے درِ شبیرؑ ہوں کوثرؔ
جھکتے ہیں سلاطینِ زمانہ مرے آگے

## حسینؑ کے نام

مرا شعور مرے فکر و فن حسینؑ کے نام
عقیدتوں سے بھری انجمن حسینؑ کے نام

رسولؐ خوش تھے علیؑ خوش تھے فاطمہؑ خوش تھیں
خدا نے جب لکھی جنت حسنؑ حسینؑ کے نام

یزیدیت کے درختوں پہ مستقل ہے خزاں
سدا بہار مہکتا چمن حسینؑ کے نام

مسرّتیں بھی ہماری رہی ہیں نذرِ حسینؑ
ہمارے اشک بھی تشنہ دہن حسینؑ کے نام

کبھی سکون جو ملتا ہے اپنے گھر میں ہمیں
سلام بھیجتے ہیں بے وطن حسینؑ کے نام

فضیلتیں جو لکھیں کربلا کی کوثرؔ نے
پڑھے ہیں گنگ و جمن نے بھجن حسینؑ کے نام

# دُعا ہو

هونٹوں پہ مرے جب تیرے بابا کی ثنا ہو
یا بالی سکینہ میرے حق میں بھی دعاء ہو

دنیا کی کوئی شہ بھی نظر آئے نہ مجھکو
جس وقت تصوّر میں مرے کرب و بلا ہو

دیتی ہے دعا کرب و بلا ہاتھ اٹھاکر
یا فاطمہؑ زہرا تیرے بچوں کا بھلا ہو

اس محفلِ پُر نور کی جانب مرے مولا
محسوس یہ ہوتا ہے کہ تو دیکھ رہا ہو

کوثؔر بھی فقیرِ درِ زہراؑ و علیؑ ہے
جو بھیک بھی دیں اور کہیں سائل کا بھلا ہو

# مانگ رہے ہیں

کچھ لوگ تو جنّت کی ہوا مانگ رہے ہیں
ہم کرب و بلا کرب و بلا مانگ رہے ہیں

یا فاطمہؑ دیدو ہمیں عباسؑ کا صدقہ
کم مانگ رہے ہیں نہ سِوا مانگ رہے ہیں

کتنے ہیں سمجھدار میری قوم کے بچّے
مجلس کے تبرّک میں وفا مانگ رہے ہیں

جوشہ کے عزادار ہیں جنّت میں بھی جاکر
عباسؑ کے پرچم کی ہوا مانگ رہے ہیں

کچھ سر ہیں مری قوم کی بہنوں کے خدایا
زینبؑ کے تصدق میں رِدا مانگ رہے ہیں

جانا ہے نجف کرب و بلا اور مدینہ
اس واسطے جینے کی دعا مانگ رہے ہیں

دنیا کی نظر لعل و جواہر پہ ہے کوثرؔ
ہم لوگ ہیں جو خاکِ شفا مانگ رہے ہیں

## حسینؑ کا ہے

تو یہ نہ پوچھ کہ کیا کیا مرے حسینؑ کا ہے
یہ کائنات ہی صدقہ مرے حسینؑ کا ہے

نبیؐ کے دیں کو بچانا ہے ہر طرح مجھ کو
حسنؑ کے بعد یہ لہجہ مرے حسینؑ کا ہے

کسی کو اور کہاں یہ شرف نصیب ہوا
رسولؐ پاک بھی نانا مرے حسینؑ کا ہے

مٹا سکے گی نہ دنیا کی یورشیں اس کو
کہ میری قوم پہ سایہ مرے حسینؑ کا ہے

صدائیں کوثر و تسنیم سے یہ آتی ہیں
زمیں پہ جو بھی ہے دریا مرے حسینؑ کا ہے

## تلواروں کے لاشے

ظلم جلا جب مظلوموں کی آہوں کے انگاروں پر
تلواروں کے لاشے دیکھے ہم نے خون کی دھاروں پر

اک قیدی کی زنجیروں کا عکس پڑا اتنا گہرا
قرآں کی تفسیر ملی ہے زنداں کی دیواروں پر

اک بچے نے جیت لیا میدان ہزاروں لاکھوں سے
ظالم کو تو ناز بہت تھا تیروں اور تلواروں پر

جس کا جتنا ظرف ہے وہ بس اتنا ہی پا سکتا ہے
آلِ نبیؐ کا فیض ہے جاری شاہوں پر ناداروں پر

اُس کی دنیا اُس کا محشر اُس کے جنت اور کوثر
جس کی حکومت عرش پہ بھی اور سورج چاند ستاروں پر

# تلاش کرو

صداقتوں کی اگر انجمن تلاش کرو
خلوصِ دل سے درِ پنجتن تلاش کرو

عقیدتوں کو بھٹکنے نہ دو خلاؤں میں
سدا بہار مہکتا چمن تلاش کرو

مثالِ اصغرِ بے شیر تیر کھاکے ہنسے
ہو کوئی ایسا جو غنچہ دہن تلاش کرو

کسی کو اور ملی ہو جو ذوالفقار کہیں
ہو کوئی اور جو خیبر شکن تلاش کرو

نبیؐ کے پاؤں کے نیچے ہے آسماں و زمیں
پہاڑیوں پہ نہ چڑھکر گگن تلاش کرو

تخیلات کی پاکیزگی ہو پیش نظر
مرے کلام میں جب فکر و فن تلاش کرو

علی علی رہے وردِ زبان اے کوثرؔ
دیارِ غیر میں جب اپنا پن تلاش کرو

# صبرستاں

ظلم کو تونے کر دیا حیراں
اے شہِ مملکتِ صبرستاں

تونے ذکرِ خدا بچایا ہے
اب ترا ذکر ہے مرا ایماں

ہم کو ہے اہلبیتؑ سے نسبت
اسلئے ہم ہیں اشرف الانساں

ایک بچہ جو تیر کھاکے ہنسا
اسکو کہتے ہیں ہمتِ مرداں

میں نے نادِ علیؑ پڑھی جس دم
مشکلیں ہوگئیں سبھی آساں

پڑھ رہے ہیں درود بچے بھی
ان پہ قربان لولو و مرجاں

جو سمجھتا ہے سورۂ کوثر
وہ سمجھتا ہے معنیِ قرآں

مجھ کو آمادۂ اعلانِ حقیقت پا کر
ہمنوا بھی پسِ دیوار ہوئے جاتے ہیں
مالکِ کوثر و تسنیم کے شاعر ہوکر
مائلِ درہم و دینار ہوئے جاتے ہیں

## قطعہ

منور ہے درِ عباسؑ غازی
سبھی تاریکیاں اب چھٹ رہی ہیں
میرے مولا کی مجلس میں تو آؤ
تبرّک میں مُرادیں بٹ رہی ہیں

# آنکھوں میں فرات

جو حقائق سے خبردار ہوئے جاتے ہیں
واقفِ عابدِ بیمار ہوئے جاتے ہیں

میں نے زنجیر کو تسبیح لکھا ہے جب سے
میرے الفاظ عزادار ہوئے جاتے ہیں

مجلسِ اصغرِ ناداں سے تبرّک لے کر
میرے بچّے بھی سمجھدار ہوئے جاتے ہیں

کربلا دل میں علم سامنے آنکھوں میں فرات
ہم تو گھر بیٹھے ہی زوّار ہوئے جاتے ہیں

ظلم کہتا ہے کہ پلکوں کی نیاموں میں رہیں
اب یہ آنسو ترے تلوار ہوئے جاتے ہیں

اس یقیں پر کہ مسیحا کی زیارت ہوگی
ہم اسی شوق میں بیمار ہوئے جاتے ہیں

مجلسوں اور نمازوں میں تقابل کرکے
بے سبب لوگ گنہگار ہوئے جاتے ہیں

درِ حسینؑ پہ آیا تو یہ ہوا محسوس
یہ آرزو ہی مری زندگی بڑھاتی تھی
سوال یہ بھی اہم ہے کہ بعد قتلِ حسینؑ
زمینِ کرب و بلا خاک کیوں اڑاتی تھی
رہوں میں ساقیٔ کوثر کے مدح خوانوں میں
یہ جستجو ہی مجھے شاعری سکھاتی تھی

## لجامِ فرسِ قلم

نہ خوشبوؤں میں نہ پھولوں میں نیند آتی تھی
امیرِ شام کو بیعت بہت ستاتی تھی

کسی نبیؑ کو کبھی اور کسی نبیؑ کو کبھی
یہی وہ کرب و بلا تھی جو آزماتی تھی

حسینؑ جیت گئے اور یزید ہار گیا
یہی خوشی لبِ اصغر پہ مسکراتی تھی

طویل اس لئے توصیفِ ذوالجناح لکھی
لجامِ فرسِ قلم چھوٹ چھوٹ جاتی تھی

یہ بات سچ ہے کہ دریا کو تھا غرور بہت
ہماری پیاس مگر منہ کہاں لگاتی تھی

وہ نور تھا شبِ عاشور شہ کے خیمے پر
درود پڑھ کے جہاں چاندنی نہاتی تھی

اُسے تو لینا ہی تھا انتقامِ قتلِ حسینؑ
یہ اور بات کہ زنجیر ٹوٹ جاتی تھی

درِ حسینؑ پہ آیا تو یہ ہوا محسوس
یہ آرزو ہی مری زندگی بڑھاتی تھی
سوال یہ بھی اہم ہے کہ بعد قتلِ حسینؑ
زمینِ کرب و بلا خاک کیوں اڑاتی تھی
رہوں میں ساقیٔ کوثر کے مدح خوانوں میں
یہ جستجو ہی مجھے شاعری سکھاتی تھی

## قطعہ

ثنا آلِ محمدؐ کی کیا کرتا ہوں میں جس دم
قلم قرطاس کے دامن میں ہیرے ڈال دیتا ہے
فقیرِ بابِ شہرِ علم کہلاتا ہوں میں کوثرؔ
مرا مولا مرے کاسے میں مصرعے ڈال دیتا ہے

## قطعہ

کچھ یوں بڑھی جہاں میں عزاداریٔ حسینؑ
اشکِ عزا بھی اپنے بہت کام آئے ہیں
بچے ہمارے کیوں نہ کریں ماتمِ حسینؑ
ماؤں نے لوریوں میں بھی نوحے سنائے ہیں

# سورج

وقارِ تشنہ لبی کو بڑھا گیا سورج
سمندروں کو دھوئیں میں اڑا گیا سورج

اندھیرے اور بھی بڑھتے مگر یہ خیر ہوئی
منافقوں کی نقابیں اُٹھا گیا سورج

یزیدیت کے چراغوں میں روشنی نہ رہی
ہُوا جو شور کہ نیزے پہ آگیا سورج

جلا کے رکھ دیئے بیعت کے تخت و تاج و محل
ستمگروں میں تباہی مچا گیا سورج

پھر اس کے بعد کوئی بھی نظر ملا نہ سکا
بڑے بڑوں کے سروں کو جھکا گیا سورج

گہن کے بعد بھی چمکا تو سرفراز ہوا
کچھ اپنی بات ہی ایسی بنا گیا سورج

بس اپنی پیاس وہ کوثر پہ لیکے جا پہنچا
اُس ایک روز جو خوں میں نہا گیا سورج

# پانی میں

پیاس نے وہ کئے طوفاں بپا پانی میں
جن سے دنیا کے سمندر ہیں پریشانی میں
مثلِ عباسؑ کوئی ہو تو بتا دو ہم کو
صبر میں ضبط میں ایثار میں قربانی میں
عمر بھر میں نے کئے خاکِ شفا پر سجدے
اس لئے مر کے بھی اک نور ہے پیشانی میں
فاطمہؑ زہرا کا گھر لوٹنے والو سُن لو
باغِ فردوس ہے عباسؑ کی نگرانی میں
میں گدائے درِ عباسؑ ہوں مجھ کو کوثرؔ
کیا مزا آئے گا اس دور کی سلطانی میں

# نفسِ مطمئن

پیاس ہے دریا ہے بے رحمی ہے اطمینان ہے
دیکھنا ہے کس کے لب پر فتح کا اعلان ہے

جبر ہے تلوار ہے بیعت ہے اور مہمان ہے
ظالموں کی بستیوں میں صبر کا طوفان ہے

تیری عظمت کیا کوئی سمجھے مرے چوتھے امام
ہاتھ کا دھوون تیرے یا قوت ہے مرجان ہے

مرحبا عابد تری زنجیر کی جھنکار میں
سورۂ کوثر ہے یا پھر سورۂ رحمٰن ہے

تیر کھا کر مسکرانے پر لکھا تاریخ نے
اصغر ناداں ہے دانا حرملہ نادان ہے

حکم پر مولا کے کس درجہ عمل پیرا ہیں ہم
خود کو مولائی تو کہہ دینا بہت آسان ہے

جو نمازی ہو کے کہلائے عزادارِ حسینؑ
سچ ہے کوثرؔ آج مومن کی یہی پہچان ہے

# حسینی گلستاں

یزیدی شہر ہیں غرقاب سارے
حسینی گلستاں شاداب سارے

سزا ظالم کو دیکر جاگنے کی
پریشاں کر دیئے ہیں خواب سارے

لبِ دریا ہیں پیاسے مطمئن یوں
رہینِ صبر ہیں آداب سارے

بہت ہی محترم ہے نام اُن کا
اُنہی کے نام ہیں القاب سارے

ابوطالبؑ کے بچّے کربلا میں
شہادت کے لئے بیتاب سارے

شبِ عاشور اک شمع بجھی تھی
جمع ہونے لگے مہتاب سارے

میرے اشکوں میں کوثر کی مہک ہے
کہاں ہیں ظلم کے گرداب سارے

# کوثر پر

جان قربان ہے اس خواب کے پس منظر پر
کربلا دل میں رہے سر ہو درِ حیدرؑ پر

ذوالفقار آ کے بغل گیر ہوئی تھی جس دم
یا علیؑ لکھ گئی جبرئیل ترے شہپر پر

قتل ہو کر بھی وہ زندہ ہی رہا جیت گیا
ہار لکھ دی ہے مگر شمر تیرے خنجر پر

دیکھ اب تو بھی ذرا تیرِ تبسم کا کمال
حُرملہ تیرا نشانہ تھا علیؑ اصغرؑ پر

کتنے مجبور ہیں پردیس میں رہ کر ورنہ
چاہتے سب ہیں کریں ماہِ محرم گھر پر

ننھے بچوں میں جو جذبہ ہے عزاداری کا
یہ بھی اصغر کا ہے احسان ہمارے سر پر

نام فہرست میں کوثرؔ کا یقیناً ہوگا
جشن جب ساقیٔ کوثر کا منے کوثر پر

# عطائے حسینؑ

بسی ہے جنکے دلوں میں یہاں ولائے حسینؑ
بپا کریں گے وہ جنت میں بھی عزائے حسینؑ

یہ تخت و تاج نگاہوں میں کچھ نہیں اُسکی
خدا کے فضل سے جو شخص ہے گدائے حسینؑ

زمانہ مجھ کو نظر سے گرا نہیں سکتا
قدم قدم پہ مری آبرو بڑھائے حسینؑ

لحد میں مجھ سے نکیرین جب سوال کریں
خدا کرے میرے ہونٹوں پہ ہو ثنائے حسینؑ

جلیں گے کیسے کہیں بھی یزیدیت کے چراغ
چلی ہے ایسی زمانے میں اب ہوائے حسینؑ

چلا جو میں درِ عباسؑ سے تو یہ کہہ کر
خدا کرے مجھے پھر کربلا بُلائے حسینؑ

میں اپنا یوں بھی بہت احترام کرتا ہوں
مری نگاہ نے چومی ہے خاکِ پائے حسینؑ

کیا ہی تھا میرے بچوں نے ماتمِ عباسؑ
مجھے لگا کہ مرے گھر میں آج آئے حسینؑ

یہ بات پوچھ لو فطرس سے اور راہب سے
یہی بتائیں گے ہوتی ہے کیا عطائے حسینؑ

نشانِ روضۂ زہرا ملا نہ جب کوثرؔ
صدا یہ آتی تھی رہ رہ کے ہائے ہائے حسینؑ

# زہراؑ

کیا کہوں کیا ہے تیرے نام کی برکت زہراؑ
جھ کو ہے اب غم و آلام سے فرصت زہراؑ

ہم فرزدق بھی نہیں میثم بھی نہیں وقنبر بھی نہیں
پھر بھلا کیسے کریں آپکی مدحت زہراؑ

نہ وہ لہجہ نہ سلیقہ جو ثنا ہو تیری
اور پھر ہم ہیں کہ باشندۂ بھارت زہراؑ

ناز قاری کو ہے قرآں کی تلاوت پہ بہت
اور قرآن کرے تیری تلاوت زہراؑ

آج بھی جبر کی شہ رگ سے دھواں اٹھتا ہے
صبر کی تونے لگائی ہے وہ ضربت زہراؑ

بات خوشبو کی جو پوچھو تو ہے حیدرؑ کے سبب
وجہہ رنگینیٔ گلزارِ رسالت زہراؑ

یہ ترے در کے فقیروں کے بھی در کا ہے فقیر
اپنے کوثرؔ پہ رہے چشم عنایت زہراؑ

## قطعہ

کوئی خوشی ہو کوئی غم ہو کوئی محفل ہو
کیا ہے تذکرۂ غم حسینؑ کا ہم نے
ہمارے پاؤں سے لپٹی ہیں خوشبوئیں اب تک
کیا تھا آگ پہ ماتم حسینؑ کا ہم نے

## قطعہ

ظلم نے چھین لی جس وقت ردائے زینب
صبرِ ایوب نے بھی کی ہے ثنائے زینب
ضربِ حیدر کی قسم سجدۂ شبیرؑ کے بعد
کام اسلام کے آئی ہے دعائے زینب

# زہراؑ

نگاہِ حق میں فضیلت مآب ہیں زہراؑ
خود اپنے آپ ہی اپنا جواب ہیں زہراؑ

جہاں جہاں کے لئے انتخاب ہیں زہراؑ
قسم خدا کی بہت کامیاب ہیں زہراؑ

کسی نظر کو بھی چھونے کی تاب کیا معنی
تمہارے نقشِ قدم آفتاب ہیں زہراؑ

مُباہلے سے یہ کہتا ہے سورۂ کوثر
وقارِ شانِ رسالتمآب ہیں زہراؑ

جسے رسولؐ نے سمجھا ہے یا علیؑ سمجھے
کتابِ نور خدا کا وہ باب ہیں زہراؑ

تمہارے در سے فرشتوں نے روٹیاں لیکر
کہا کہ ہم بھی بہت فیضیاب ہیں زہراؑ

ہماری قوم کے بچوں پہ ہو کرم بی بی
یہی تو کل کے مہکتے گلاب ہیں زہراؑ

اگر علیؑ کا لقب بو تراب ہے کوثرؔ
تو یہ بھی سچ ہے کہ اُمّ التراب ہیں زہراؑ

## قطعہ

تونے دیوارِ میانِ حق و باطل کر کے
دودھ کا دودھ کیا پانی کا پانی زینب
ثانیٔ فاطمہؑ زہرا تجھے کہتے ہیں سبھی
اس کا مطلب ہے کہ تیرا نہیں ثانی زینب

# زہراؑ

نگاہِ حق میں فضیلت مآب ہیں زہراؑ
خود اپنے آپ ہی اپنا جواب ہیں زہراؑ

جہاں جہاں کے لئے انتخاب ہیں زہراؑ
قسم خدا کی بہت کامیاب ہیں زہراؑ

کسی نظر کو بھی چھونے کی تاب کیا معنی
تمہارے نقشِ قدم آفتاب ہیں زہراؑ

مُباہلے سے یہ کہتا ہے سورۂ کوثر
وقارِ شانِ رسالتمآب ہیں زہراؑ

جسے رسولؐ نے سمجھا ہے یا علیؑ سمجھے
کتابِ نورِ خدا کا وہ باب ہیں زہراؑ

تمہارے در سے فرشتوں نے روٹیاں لیکر
کہا کہ ہم بھی بہت فیضیاب ہیں زہراؑ

ہماری قوم کے بچوں پہ ہو کرم بی بی
یہی تو کل کے مہکتے گلاب ہیں زہراؑ

# شریکِ کارِ رسالت

عصمت و خصلت و کردار و شرافت اسکی
یعنی قرآن سے پوچھے کوئی عظمت اسکی
تیس پاروں میں ہے محفوظ فضیلت اسکی
چند لفظوں میں بھلا کیسے ہو مدحت اسکی
ہو گئی رحمتِ عالم کے لئے بھی رحمت
جب ہوئی گھر میں خدیجہؑ کے ولادت اسکی
سیّدہ فاطمہ صدیقہ و زہرا و بتولؑ
اس کے ہر نام میں شامل رہی سیرت اسکی
صبر کا اس کے سِوا اور ٹھکانہ ہی نہ تھا
ہاں اسی گھر میں سہیلی تھی قناعت اسکی
روٹیاں لیکے یہ کہتا ہوا جاتا تھا ملک
آسماں پر بھی سخاوت کی ہے شہرت اسکی
اک طرف اُمِ ابیہا بھی لقب تھا اس کا
اک طرف کارِ رسالت میں تھی شرکت اسکی

منصفِ وقت پریشان عدالت حیراں
وہ فصاحت وہ بلاغت وہ صداقت اسکی
مالکِ کوثر و تسنیم ہے اس کا شوہر
خلد اس کا ہے ارم اس کا ہے جنت اسکی

## قطعہ

خواہر شاہ عطش اے ملکۂ صبر و رضا
معترف ہے دینِ حق مجھکو بقا زینبؑ نے دی
سب سے پہلے گھر میں ظالم کے کیا ماتم بپا
پھر زمانے بھر کو تحریکِ عزا زینبؑ نے دی

## درِ زہراؑ

دنیا ترے بغیر نہ عقبیٰ ترے بغیر
ملتا ہی کچھ نہیں درِ زہراؑ ترے بغیر

بس اے ثنائے فاطمہ زہراؑ ترے بغیر
مرے قلم نے شعر نہ لکھا ترے بغیر

رومالِ فاطمہؑ غمِ شبیرؑ کی قسم
اپنا کوئی بھی اشک نہ ٹپکا ترے بغیر

اک روز کہہ رہا تھا ملک اے درِ بتولؑ
ہوتا نہیں ہے اپنا گزارا ترے بغیر

ہم پر عنایتیں ہیں تری اے نبیؐ کی آل
ورنہ ہے کون پوچھنے والا ترے بغیر

اے مجلسِ حسینؑ ترے فیض کے نثار
قرآن بھی کسی نے نہ سمجھا ترے بغیر

کوثرؔ ذرا تصوّرِ کرب و بلا سے پوچھ
ہم نے کوئی بھی وقت گزارا ترے بغیر

## مدحتِ زہراؑ

نہ حکومت کے نہ دولت کے نہ شہرت کیلئے
میں ہوں بس پنجتنِ پاک کی مدحت کیلئے

لیکے روٹی درِ زہراؑ سے ملک نے یہ کہا
ایک ہی گھر تو ہے مخصوص سخاوت کیلئے

دوستو اس لئے شامل ہے نمازوں میں درود
دل بھی پاکیزہ ہو قرآں کی تلاوت کیلئے

بادشاہوں کی وصیت میں بھی اکثر یہ ملا
اک ذرا خاکِ شفا چاہئے تربت کیلئے

آخری وقت میں مولاؑ نے اسے یاد کیا
یہ بھی اعزاز کوئی کم نہیں بھارت کیلئے

خالقِ نہجِ بلاغہ کے ہوں در کا سائل
علم درکار ہے زہراؑ تری مدحت کیلئے

اپنے بچوں کے تصدق میں کرم ہو مولاؑ
پھر بلا لیجئے کوثرؔ کو زیارت کیلئے

## مادرِ شبیر

ہو گیا روشن ستارہ یوں مری تقدیر کا
میں نے لکھا ہے قصیدہ مادرِ شبیرؑ کا

منصبِ زہراؑ کو دیکھو اور سمجھو پھر کہو
آئینہ تطہیر ہے یا آئینہ تطہیر کا

سیّدہ خاتونِ جنت فاطمہ زہرا بتولؑ
اللہ اللہ مرتبہ یہ مادرِ شبیرؑ کا

سیدِ سجاد کے قدموں کا کرتی تھی طواف
یہ عمل بھی مدتوں جاری رہا زنجیر کا

تیر کھا کر مسکرا دینے سے یہ ظاہر ہوا
حوصلہ پامال اصغر نے کیا ہے تیر کا

طالبِ بیعت کا مقصد قتل ہو کر رہ گیا
اس قدر کاری تھا خُطبہ زینبِ دلگیر کا

یوں مرے اشعار سے آتی ہے کوثرؔ کی مہک
نقش فریادی نہیں ہے شوخیِ تحریر کا

# روشنی

سورۂ کوثر میں شامل ہے کِسا کی روشنی
منقبت پڑھتی ہے یوں بھی فاطمہؑ کی روشنی

روٹیاں لیکر درِ زہرا سے پلٹا تھا ملک
عرش تک پہنچی چراغِ سیّدہ کی روشنی

چھوڑ کر یہ در ستارہ اور جاتا بھی کہاں
خانۂ حیدر میں تھی صبر و رضا کی روشنی

مادرِ قرآنِ ناطق فاطمہؑ زہرا بتولؑ
آئینۂ تطہیر ہے تری رِدا کی روشنی

سر دیا سجدے میں جب شبیرؑ نے آئی نِدا
کربلا تک آگئی اب ھَل اَتا کی روشنی

جب لحد مہکی جزائے ذکرِ اہلبیتؑ سے
نور برسانے لگی اشکِ عزا کی روشنی

اپنی آنکھوں کی زیارت اس لئے کرتا ہوں میں
میری آنکھوں میں ہے کوثرؔ کربلا کی روشنی

## قطعہ

گلا جو کاٹ دے برچھی کا خون سے اپنے
یہ قتل گاہ میں دیکھی ہے شان اکبر کی
بفیضِ کرب و بلا ہر لبِ مؤذن سے
جہاں میں گونج رہی ہے اذان اکبر کی

## قطعہ

رسائی ہے میری ہر روز کوثر
مدینہ سے درِ شیر خدا تک
ہوا کے دوش پر آواز میری
پہنچی ہے یقیناً کربلا تک

# کربلا اور اسلام

چھان لی دنیا کی جب ایک اک گلی اسلام نے
کربلا آکر الف، ب، ت پڑھی اسلام نے

فاطمہؑ کے گھر کی روٹی کس قدر جاں بخش تھی
جو فرشتوں سے بچی وہ مانگ لی اسلام نے

لمحہ لمحہ کہہ رہا تھا یا ابوطالبؑ مدد
کفر کی جب دیکھ لی بازیگری اسلام نے

پرورش ہوتا رہا شبیرؑ و شبرؑ کی طرح
خانۂ زہراؑ سے پائی زندگی اسلام نے

حشر تک ہوگا نہ اہلِ حق سے بیعت کا سوال
ظلم کو ایسی شکستِ فاش دی اسلام نے

روحِ مرحب کانپ اٹھی خیبر کا در ہلنے لگا
مشکلوں میں جب پڑھی نادِ علیؑ اسلام نے

نہر پر چمکا تھا کوثرؔ جب بنی ہاشم کا چاند
کربلا میں مانگ لی تھی روشنی اسلام نے

## قطعہ

میری دیوانگی بہلول کی تقلید کرتی ہے
میں شاعر ہوں یہ اپنی معرفت دریا کو دے آیا
ہوا اب کے برس بھی پھر وہی اک واقعہ کوثرؔ
عریضہ رہ گیا اور منقبت دریا کو دے آیا

## قطعہ

جو ہیں چودہ کے ماننے والے
اُن پہ احسان یہ خدا کا ہے
بٹ رہی ہے شِفا تبرّک میں
جشن بیمارِ کربلا کا ہے

# صدقہ بتولؑ کا

جب بھی لکھا ہے میں نے قصیدہ بتولؑ کا
مجھ کو خدا نے دے دیا صدقہ بتولؑ کا

سب نعمتیں تمام ہوئیں اہلبیتؑ پر
اتنی بلندیوں پہ تھا فاقہ بتولؑ کا

انساں کو روٹیوں کی اگر فکر ہو تو ہو
گھر خوب جانتا ہے فرشتہ بتولؑ کا

تسبیح پڑھ رہا ہوں میں لیکر خدا کا نام
پھر بھی عبادتوں میں ہے حصّہ بتولؑ کا

بچوں کو میرے اس لئے ماتم کا شوق ہے
ہر مجلسِ عزا ہے مدرسہ بتولؑ کا

حسنینؑ کا لباس بھی جنّت سے آ گیا
اللہ پہ تھا اتنا بھروسہ بتولؑ کا

اللہ کا کلام زبانِ رسولؐ پر
قرآن کی شکل میں ہے قصیدہ بتولؑ کا

# رحمتِ پروردگار

یہ بھی کرم ترا مرے پروردگار ہے
شعرائے اہلبیتؑ میں میرا شمار ہے

خوش ہیں رسولؐ سورۂ کوثر کی چھاؤں میں
رحمت پہ آج رحمتِ پروردگار ہے

زہراؑ کی عظمتیں حدِ ادراک سے بھی دور
فضہ ہی کے عمل پہ زمانہ نثار ہے

خوشبو مہک رہی ہے درود و سلام کی
میلادِ سیدہ سے فضا عطر بار ہے

آلِ رسولؐ پاک سے ہٹ کر نہ بات کر
واعظ اگر تو واقعی پرہیزگار ہے

ذکرِ خدا کے بعد ہے چودہ کا تذکرہ
دیوانۂ علیؑ بھی بڑا ہوشیار ہے

کٹ کر بھی کہہ رہی تھی جو مولا علیؑ علیؑ
میثم تری زباں پہ میرا دل نثار ہے

آپس میں کہہ رہے تھے فرشتے یہ ایک دن
زہراؑ کی روٹیوں ہی پہ دارومدار ہے
تسبیحِ فاطمہؑ ہے نمازوں کے ساتھ ساتھ
اس کا بہت ثواب ہے اور بیشمار ہے
اشکِ غمِ حسینؑ کی دولت ہو جس کے پاس
سچ پوچھئے تو وہ بڑا سرمایہ دار ہے
گنگا کو آرزو ہے کہ کوثرؔ کی دید ہو
اور منتظر امام کا اب ہردوار ہے

## صبرِ زینبؑ

وارثِ صبرِ فاطمہؑ زینبؑ
دُخترِ شاہِ لافتا زینبؑ

صبر جب حد سے بڑھ گیا زینبؑ
تب کہیں جا کے دیں بچا زینبؑ

تیرے آگے تھا مقصدِ شبیرؑ
تیرے پیچھے تھی کربلا زینبؑ

تیرے خطبوں کا طوق ایسا تھا
گھُٹ گیا ظلم کا گلا زینبؑ

شام و کوفہ جھلس گئے ہوتے
تو جو کر دیتی بد دعا زینبؑ

اپنے لہجہ کا کر لیا پردہ
لیکے آوازِ مرتضیٰ زینبؑ

لے امامت بھی مشورے تجھ سے
تونے پایا وہ مرتبہ زینبؑ

ہے قلم بھی مزاج داں میرا
صبر میں نے کہا لکھا زینبؑ

ہائے عباس لکھ دیا اُس نے
تیرا آنسو جہاں گرا زینبؑ

شہ کا لاشہ تڑپ گیا ہوگا
چھن گئی جب تری رِدا زینبؑ

ایک بچی تڑپ گئی ہوگی
جب مدینے کا رُخ کیا زینبؑ

چشمِ کوثر چھلک چھلک اُٹھی
نوحہ جب آپ کا لکھا زینبؑ

# زینبؑ

ایسا برسا ہے غمِ شاہ کا ساون زینبؑ
دھوپ مرجھا گئی مہکا ترا گلشن زینبؑ

پنجتن پاک کی عصمت میں ہے شرکت تیری
پانچ اماموں سے منور ترا آنگن زینبؑ

بعد شبیرؑ امامت کی حفاظت کر کے
قلبِ اسلام کی تو بن گئی دھڑکن زینبؑ

جو ترے بھائی کی کرتے ہیں عزاداری بھی
اپنے بھارت میں بہت سے ہیں برہمن زینبؑ

یہ ہے سب ساقیِ کوثر کا تصدق ورنہ
کیا مری شاعری اور کیا ہے مرا فن زینبؑ

# اُم البنین

تیرے ہاتھوں پر ہے قرآنِ وفا اُم البنین
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا اُم البنین

خانۂ زہرا میں رہتی تھیں کنیزوں کی طرح
تھیں اگرچہ زوجۂ شیرِ خدا اُم البنین

شیر میں شامل شجاعت اور وفاداری رہے
ماؤں نے سینوں پہ اپنے لکھ لیا اُم البنین

زندگی بھر زینبؑ و کلثومؑ اور حسنینؑ نے
فاطمہؑ کے بعد تم کو ماں کہا اُم البنین

ملکۂ صبر و تحمل انتخاب بو تراب
تیرا بیٹا ہے شہنشاہِ وفا اُم البنین

آج کی اس بزم میں عباسؑ بھی ہونگے ضرور
ہو رہا ہے آپ ہی کا تذکرہ اُم البنین

کربلا میں تھے محمدؐ کے جگر پارے مگر
تیرے سینے میں تھی ساری کربلا اُم البنین

جب شہادت کی خبر تجھ کو ملی عباسؑ کی
شکر کا سجدہ ادا تو نے کیا اُم البنین
جائیں گے جنت میں بھی لیکر علم عباسؑ کا
ان عزاداروں کو دیتی ہیں دعا اُم البنین
حضرتِ عباسؑ کوثرؔ کو بلا لیں کربلا
آپ ہی کردیں سفارش اک ذرا اُم البنین

## قطعہ

کیسی پُر نور نور محفل ہے
آج کی شب حضور آجاؤ
بارہ صدیوں سے منتظر ہیں ہم
اب تو مولا ضرور آجاؤ

# عباسؑ کی وفا

رضواں بھی پڑھ رہا ہے مصرعہ درِ جناں پر
عباسؑ کی وفا کا چرچہ ہے آسماں پر

شبیرؑ کی غلامی عباسؑ نے جو کی ہے
اُم البنین خوش ہیں بیٹا گیا ہے ماں پر

حیدرؑ کے اور نبیؐ کے نقشِ قدم ملیں گے
سائنس جب کریگی تحقیق کہکشاں پر

کوثؔر نے لے لئے ہیں بوسے مرے لبوں کے
نامِ حسینؑ آیا جس دم مری زباں پر

باب المراد آکر اپنی مُراد لے لیں
مومن جہاں جہاں ہیں آجائیں سب یہاں پر

ہر پھول میں وفا کی خوشبو رہے گی قائم
عباسؑ کے علم کا سایہ ہے گلستاں پر

کوثؔر کی آرزو میں اشکوں کے پھول لیکر
میں آگیا ہوں مولا اب تیرے آستاں پر

## علمدارِ کربلا

شبیرؑ ہیں کہ صبر و رضا سر سے پاؤں تک
عباسؑ شانِ مہر و وفا سر سے پاؤں تک

زینبؑ کا دل حسینؑ کا بازو حسنؑ کی جاں
عباسؑ ہیں علیؑ کی دعا سر سے پاؤں تک

غازی نے جب حیات تبرّک میں بانٹ دی
خود کانپنے لگی تھی قضا سر سے پاؤں تک

اسلام تیرے جسم کی رگ رگ میں ہے رواں
خونِ شہیدِ کرب و بلا سر سے پاؤں تک

بیمارِ کربلا کے وسیلے سے مانگئے
بیمار کو ملے گی شِفا سر سے پاؤں تک

ایسا نہیں کہ وقت سے مجبور تھے بہت
حُر کو بغور شہ نے پڑھا سر سے پاؤں تک

کوثرؔ لکھا جو نامِ علمدارِ کربلا
میں نے قلم کو چوم لیا سر سے پاؤں تک

# عباسؑ

یوں منور ہے وفاؤں کا جہاں عباسؑ سے
بچ کے چلتی ہیں ہمیشہ آندھیاں عباسؑ سے

تیرے جلووں کی تصدق اے بنی ہاشم کے چاند
ایک شب یہ کہہ رہی تھی کہکشاں عباسؑ سے

مجھ کو خیمہ تک پہنچنے کی اجازت دیجئے
التجا کرتا تھا یہ آبِ رواں عباسؑ سے

یہ علم جھکتا نہیں دیکھا کسی بھی دور میں
خوب واقف ہے مرا ہندوستاں عباسؑ سے

تشنہ لب جھولے میں بھی پڑھ پڑھ کے قرآنِ وفا
لے رہا تھا جرأتیں اک بے زباں عباسؑ سے

جان کر دینا نچھاور فاطمہؑ کے لعل پر
قبرِ پیغمبرؐ پہ کہتی تھی یہ ماں عباسؑ سے

آگئے باب الحوائج پر سبھی شاہ و گدا
بھیک لینے کے لئے کوثر یہاں عباسؑ سے

## سجادؑ

ظلم نے پھر نہ طلب کی کبھی بیعت سجادؑ
صبر کی تم نے لگائی ہے وہ ضربت سجادؑ

مومن و متقی و عابد و زاہد وہ ہیں
رہنما جنکی ہوئی آپ کی سیرت سجادؑ

تو نے جھوٹوں کو بھی پہنچا دیا ان کے گھر تک
اس طرح کی ہے صداقت کی حفاظت سجادؑ

ہر قدم پر ترے قدموں میں کئے ہیں سجدے
تیری زنجیر بھی کرتی تھی عبادت سجادؑ

غیظ آتا جو کہیں برسرِ دربارِ یزید
یہ بھی ممکن تھا کہ آجاتی قیامت سجادؑ

عصرِ حاضر کے یزیدوں سے بچالو اس کو
آپ کے جد کا عزادار ہے بھارت سجادؑ

آپ کے ذکر نے کوثرؔ کو فصاحت بخشی
ورنہ کیا چیز ہے کیا اس کی حقیقت سجادؑ

## جشنِ شیر خوار

تیر گردن پہ کھا رہا ہے کوئی
مقصدِ شہ بچا رہا ہے کوئی

حُرملاؤں کے دل ہلانے کو
جشنِ اصغر منا رہا ہے کوئی

حُرملہ ہار مان لے اب تو
دیکھ وہ مسکرا رہا ہے کوئی

جی کے مرنا تو سب کو آتا ہے
مر کے جینا سکھا رہا ہے کوئی

نور سے دشمنی تھی اس خاطر
رات کو دن بتا رہا ہے کوئی

قتل ہو کر بھی نوکِ نیزہ پر
دیکھ قرآں سنا رہا ہے کوئی

المدد ابنِ ساقیِ کوثر
پھر مجھے آزما رہا ہے کوئی

# چھوڑ گیا

دیارِ صبر میں اک سائبان چھوڑ گیا
وہ خود گیا ہے مگر خاندان چھوڑ گیا

ہیں اُس کے ذکر سے روشن صداقتوں کے چراغ
جو قتل گاہ میں اپنا بیان چھوڑ گیا

اُسی قبیلے کے بچے نے تیر یوں چھینا
کہ دستِ ظلم میں خالی کمان چھوڑ گیا

وہ اپنے چاہنے والوں کے دل کی ڈھارس کو
علم کی شکل میں اپنا نشان چھوڑ گیا

ہم اس کے ذکر کو جاری رکھیں قیامت تک
بنامِ اہلِ عزا پاسبان چھوڑ گیا

وہ اپنے خون سے تیغوں کو کاٹنے والا
چلا گیا ہے مگر داستان چھوڑ گیا

جھکے نہ جو کبھی باطل کے سامنے کوثر
وہ اپنی نسل میں اک آن بان چھوڑ گیا

# سلام تم پر

حسینؑ صبر و رضا کے پیکر درود تم پر سلام تم پر
شہید اعظم شفیعِ محشر درود تم پر سلام تم پر

نماز میں سر کٹانے والے خدا کے دیں کو بچانے والے
نبیؐ کے پیارے علیؑ کے دلبر درود تم پر سلام تم پر

جنابِ عباسؑ با وفا تم جنابِ زہراؑ کی ہو دعا تم
تمہیں ہو کرب و بلا کے حیدر درود تم پر سلام تم پر

عظیم تھیں کربلا کی مائیں تھیں جنکے لب پر یہی صدائیں
ہمارے بچے نثار تم پر درود تم پر سلام تم پر

عزائے شہ کا یہ معجزہ ہے ہمارے بچوں کو بھی پتہ ہے
جئیں گے نامِ حسینؑ لے کر درود تم پر سلام تم پر

جناب ایوبؑ سوچتے ہیں جنابِ یعقوبؑ دیکھتے ہیں
تمہارے کاندھوں پہ لاشِ اکبر درود تم پر سلام تم پر

کرم ہے مجھ پہ خدا کا کوثرؔ علیؑ علیؑ ہے مری زباں پر
یہی وظیفہ ہو زندگی بھر درود تم پر سلام تم پر

## قطعہ

پہلے لکھا سلام مولا کو
اور پھر خیر و عافیت لکھ دی
میں تو شاعر تھا اور کیا لکھتا
بس عریضہ میں منقبت لکھ دی

## قطعہ

رہتا ہے تصوّر میں مرے نور سراپا
محرومِ زیارت ہوں میں ایسا بھی نہیں ہے
دل ہے کہ منوّر ہے تیرے ذکر سے ہر دم
حالانکہ تجھے آنکھ سے دیکھا بھی نہیں ہے

# اب تک

میری پلکوں پہ جو رہتا ہے چراغاں اب تک
روضۂ شاہ پہ جانے کا ہے ارماں ابتک
ایک بچہ ہی ہنسا تھا سرِ مقتل اک دن
ظلم ہے میرے قبیلے سے حراساں اب تک
صبر کی تیز ہوا کرب و بلا سے جو چلی
قصرِ باطل میں ہوا ہے نہ چراغاں اب تک
ایک مظلوم کی آہوں کا اثر ہے یہ بھی
ظلم آپس ہی میں ہے دست و گریباں اب تک
اُس نے سیکھا ہے مسلمان کو کافر کہنا
جس نے سمجھے ہی نہیں معنیٔ قرآں اب تک
یوں تو چودہ سو برس بیت گئے ہیں پھر بھی
یاد آتی ہے ہمیں شامِ غریباں اب تک
پیاس کوثرؔ پہ پہنچ کر بڑے آرام سے ہے
اور دریا ہے کہ پھرتا ہے پریشاں اب تک

# غمِ شہ

ہم جانتے ہیں ہم کو غم شہ نے کیا دیا
مرنے کے بعد بھی ہمیں جینا سکھا دیا

دریا کو پہلے تحفۂ اشکِ عزا دیا
پھر اس کے بعد میں نے عریضہ تھما دیا

مانگی دعا جو دیکے بہتر کا واسطہ
قدرت نے مجھ کو میری طلب سے سوا دیا

بیعت کا ذکر بھی نہ کرے کوئی حشر تک
تالا زبانِ ظلم پہ ایسا لگا دیا

بچے جو کر رہے ہیں مرے ماتمِ حسینؑ
اس نے یزیدیت کا کلیجہ ہلا دیا

چاہے تو وہ زمین کی نس نس نچوڑ لے
جس نے سمندروں کو بھی پانی پلا دیا

گردن پہ تیر کھاکے بڑے اطمینان سے
اصغر نے حُرملہ کو ہنسی میں اُڑا دیا

پانی کی روح کھینچ کے غازی نے مشک میں
دریائے ظلم و جور کو صحرا بنا دیا

اے حُر درِ حسینؑ پہ آکر ہے مطمئن
کب کب کا کام آگیا تیرے لیا دیا

چڑھکر سرِ حسینؑ نے نیزے کی نوک پر
قرآن پڑھ کے اپنا تعارف کرا دیا

پائی اگر کہیں بھی تعصّب کی تیرگی
میں نے چراغِ الفتِ حیدرؓ جلا دیا

اب تک بھی یہ عمل ہے ہواؤں کا ریت پر
بیعت لکھا یزید لکھا اور مٹا دیا

اک شور تھا فرات پہ غازی کو دیکھ کر
شیرِ خدا کے شیر کو کس نے جگا دیا

کوثؔر وہی تو پائے گا کوثر کی لذتیں
جس نے درِ حسینؑ پہ سر کو جھکا دیا

# خواب کی تعبیر

جانتا ہوں جو بھی میرے خواب کی تعبیر ہے
بعد میں جنت ہے پہلے روضۂ شبیرؑ ہے

عابدِ بیمار کی زنجیر کی جھنکار میں
ظلم گھبرایا کہ یہ تو نعرۂ تکبیر ہے

ہر یزیدی کے گلے میں خطبۂ عابد کے بعد
سلسلہ در سلسلہ زنجیر ہی زنجیر ہے

بہہ رہے ہیں جانب پستی جو یہ دریا سبھی
اس کا مطلب ہے کہ اب تک شرم دامن گیر ہے

جس طرف بھی دیکھئے ہیں مصطفیٰ ہی مصطفیٰ
آیئنے چودہ ہیں لیکن ایک ہی تصویر ہے

صبرِ ایوبی ہے حیراں دیکھ کر سجّاد کو
ہاتھ میں ساری خدائی پاؤں میں زنجیر ہے

کوثر و تسنیم کی موجوں سے آتی ہے صدا
یہ تو بس آلِ محمدؐ آپ کی جاگیر ہے

## بارگاہِ امام حسنؑ حسینؑ میں

اس دورِ ترقی میں گرفتارِ بلا ہم
کیا پیش کریں اب تجھے اشکوں کے سِوا ہم

تو ہے کہ سخی ابنِ سخی یہ بھی تو سچ ہے
سچ یہ بھی کہ ٹھہرے ہیں ترے در کے گدا ہم

اس واسطے مقبول ہوا کرتی ہے مولا
کرتے ہیں سدا تیرے وسیلے سے دعا ہم

اور وہ کہ جو مشہور شہ کرب و بلا ہے
حد یہ ہے کہ کہتے ہیں تجھے اُس سے بڑا ہم

تم دونوں ہی سردار جوانانِ جناں ہو
اور اُس پہ شفاعت کے طلبگار سدا ہم

جو سانس بھی لی ہے تو عزا خانۂ دل سے
کھاتے ہیں ہر اک پل ترے کوچے کی ہوا ہم

تحقیق کا یہ دور تو ثابت یہ کرے ہے
لے دے کے اگر ہیں تو ہیں پابندِ وفا ہم

ایسا بھی نہیں ہے کہ زمانے سے الگ ہیں
رکھتے ہیں مزاجوں کو مگر سب سے جدا ہم

وہ گھر کہ جو پُرکھوں سے وراثت میں ملا تھا
اب اُس کو سمجھتے ہے مہاجن کی دیا ہم

اس دورِ ترقی میں بھی فرصت ہے ہمیں کو
پڑھتے ہیں ہتھیلی کی لکیروں کا لکھا ہم

آئینۂ کردار جو دیکھا تو یہ سمجھے
ہر روز بدلتے ہیں کوئی روپ نیا ہم

آپس کے تفرقے بھی تو اتنے ہیں کہ حد ہے
کہلاتے ہیں اس پر بھی تیرے اہل عزا ہم

احمدؐ ہوں کہ زہراؑ و علیؑ شبرؑ و شبیرؑ
یہ پنجتن پاک ہیں ان سب پہ فدا ہم

کوثرؔ جو ثنا خوانِ حسینؑ ابنِ علیؑ ہے
یہ سچ ہے سمجھتے ہیں اسے خود سے بڑا ہم

## مصطفیٰؐ کا نور

یہ کائنات کیا ہے فقط مصطفیٰؐ کا نور
جو مصطفیٰؐ کا نور ہے وہ مرتضیٰؑ کا نور

جلوہ فگن ہے سورۂ کوثر کی چھاؤں میں
قرآں کے حرف حرف میں ہے فاطمہؑ کا نور

انوارِ پنجتن کا خلاصہ حسنؑ حسینؑ
شامل عبادتوں میں ہے زین العباؑ کا نور

باقرؑ کے علم جعفر صادقؑ کے فیض سے
جاری رہیگا دہر میں صدق و صفا کا نور

دریائے صبر و ضبط ہے کاظمؑ کی ملکیت
اور مرضیٔ خدا سے منور رضاؑ کا نور

پرہیزگار ایسا کہ تقوے کو ناز ہو
یعنی تقیؑ کے لب پہ ہے حمد و ثنا کا نور

پاکیزگی نقیؑ کے تقدس پہ ہو نثار
قربان عسکریؑ پہ ہے جود و سخا کا نور

کوثر پڑھو درود کہ مہدیؑ وہیں ہیں وہ
جن میں سمٹ کے آگیا کُل انبیاءؑ کا نور
کُل انبیاءؑ کے نور سے ظاہر خدا کا نور
مومن تری جبیں پہ ہے خاکِ شِفا کا نور
کعبے سے لیکے عظمتِ خلدِ بریں تلک
ہے دو جہاں میں جلوہ فگن کربلا کا نور
شبیرؑ آفتاب تو عباسؑ ماہتاب
اک مصطفٰےؐ کا نور ہے اک مرتضٰیؑ کا نور
کہلا رہا ہے کوئی محمدؐ کوئی علیؑ
وہ مصطفٰےؐ کا نور ہو یا مرتضٰیؑ کا نور
دونوں میں کوئی فرق اگر ہے تو پھر کہوں
یہ مصطفٰےؐ کا نور ہے وہ مرتضٰیؑ کا نور
کوثر مرے خیال کی پاکیزگی تو دیکھ
آنکھوں میں ہے مقیم مرے کربلا کا نور

# سرورِ کائناتؐ

مجھ کو خود رب نے کہا نور کا حصّہ میرا
دونوں عالم کی بھی تخلیق ہے صدقہ میرا

نام رکھا ہے محمدؐ بھی چچا نے میرے
مطمئن ہو گئے جب دیکھ کے چہرہ میرا

عقلِ انسان سمجھ پائیگی کیسے مجھ کو
کام آدمؑ کے بھی آیا ہے وسیلہ میرا

میرے محسن میرے ہمدرد ابو طالبؑ نے
لوگ کہتے ہیں پڑھا ہی نہیں کلمہ میرا

ربِّ اکبر نے فقط میرے تعارف کے لئے
ایک دن طور پہ دکھلا دیا جلوہ میرا

یوں تو ہم سب ہیں فضائل کے سمندر لیکن
بھائی حیدر ہے تو شبّیر نواسہ میرا

جس کو چاہیں گے علیؑ اس کو ملے گا کوثرؔ
میری امت کو ہے معلوم یہ جذبہ میرا

# ابوطالبؑ

باعثِ فخر ہے یہ خون کا رشتہ میرا
سارے نبیوں کا ہے سلطان بھتیجہ میرا

مجھکو عمران بھی کہتے ہیں ابو طالبؑ بھی
پنجتن پاک ہیں جس میں وہ ہے کنبہ میرا

یہ شرف اور کسی کو جو ملا ہو تو کہو
جسکا سایہ ہی نہیں اس پہ ہے سایہ میرا

اس خطا پر کہ محمدؐ کا محافظ میں تھا
کفر تک چھوڑ دیا لا کے عقیدہ میرا

تھے منافق بھی کئی راہزنوں میں لیکن
کس میں ہمت تھی بھلا روکتا رستہ میرا

میرے بچوں نے میرے بعد نبھایا اُس کو
جو محمدؐ سے ہوا تھا کبھی وعدہ میرا

مالکِ کوثر و تسنیم ہیں میرے بچے
روزِ محشر جو چلے گا وہ ہے سکّہ میر

# مولائے کائنات

اہلِ دانش نے ہی سمجھا ہے اشارہ میرا
علم کا در ہو میں شاگرد فرشتہ میرا

جبکہ میں شیر خدا قوّت ربّ اکبر
مستقل صبر کے صحرا میں ہے خیمہ میرا

علم نے بڑھ کے مجھے دادِ شجاعت دی تھی
جہل کے منہ پہ پڑا تھا جو طمانچہ میرا

سو گیا میں تو مجھے لوگ پیمبرؐ سمجھے
چھن کے چادر سے جو باہر ہوا جلوہ میرا

اور پھر یہ بھی ہوا سب کو خبر ہے اسکی
ایک شب لے لیا اللہ نے لہجہ میرا

صرف اتنا ہی نہیں آخری خطبہ میں رسولؐ
حشر تک کے لئے سمجھا گئے رتبہ میرا

میں ازل ہی سے ہوں پاکیزہ و طاہر ایسا
صرف مومن کی زباں پر ہے وظیفہ میرا

میں یداللہ کے منصب پہ عمل پیرا ہوں
رزق مخلوق کو دینا ہے فریضہ میرا
غیر کی مجھ سے بھلا کیسے ہو مدحت کوثر
فکر بھی پاک ہے اور پاک عقیدہ میرا

## قطعہ

آئیں گے آج بزم میں مولائے کائنات
کوثر میں کہہ رہا ہوں بڑے اعتماد سے
ہو کر شریکِ جشنِ شہنشاہِ صبر میں
آکر مُراد لیجئے بابُ المراد سے

## معصومۂ کونینؑ

علم کے شہر کی دختر ہوں یہ رتبہ میرا
ماں کی آغوش ہے دراصل مدرسہ میرا
سیدہ فاطمہ صدیقہ و زہرا میں ہوں
اور ہے کارِ رسالت میں بھی حصّہ میرا
گفتگو اس نے بھی قرآں کی زباں میں کی ہے
جبکہ ہلکا سا نمونہ رہی فِضّہ میرا
منصفِ وقت نے انصاف پہ خنجر رکھ کر
جبر سے لے لیا جو کچھ بھی تھا ورثہ میرا
روٹیاں لیکے فرشتوں نے ثنا کی میری
شکرِ معبود کہ کام آگیا فاقہ میرا
ماں کو عباسؑ کی حسنینؑ سے بیٹے دیکر
کہہ دیا آج سے عباسؑ ہے بچہ میرا
دشمنوں کی مرے پہچان نہ ہو جائے کہیں
منہدم کر دیا یہ سوچ کے روضہ میرا

جو پڑھا شام کے بازار میں بیٹی نے مری
اس میں آواز تو حیدر کی تھی خطبہ میرا
میرے بچوں کی عزادار جو کہلائے گی
بخشوانے کا ہے اس قوم کو وعدہ میرا
میرے سرتاج علیؑ شیر خدا نفسِ رسولؐ
اور ہے سورۂ کوثر میں خلاصہ میرا

## قطعہ

یہ معجزہ بھی کوئی کم ہے سوچئے تو سہی
ہر ایک دل میں نہاں اور زباں زباں ہے حسینؑ
جہاں جہاں ہیں اذانیں وہاں وہاں اکبر
جہاں جہاں ہے نمازیں وہاں وہاں ہیں حسینؑ

## حسنِ مجتبیٰؑ

حُسنِ اخلاق کی معراج پہ شہرہ میرا
دشمنوں کو بھی ہے تسلیم یہ رتبہ میرا

میں حسن ابنِ علی ابنِ ابو طالبؑ ہوں
اپنے حق کے لئے لڑنا نہیں شیوہ میرا

چودہ معصوموں کی فہرست میں چوتھا میں ہوں
اور امامت میں بھی ہے دوسرا درجہ میرا

یوں تو ہر فرد بہادر ہے قبیلے کا مرے
تیر کھاکر جو ہنسا وہ ہے بھتیجہ میرا

میرے بھائی پہ فدا ہو گیا میرا قاسم
اس کے کردار میں شامل رہا جذبہ میرا

زہر دیکر مجھے مارا گیا اتنا ہی نہیں
چھپ گیا ظلم کے تیروں میں جنازہ میرا

ذکرِ شبیرؑ بھی لازم ہے تجھے اے کوثرؔ
جب بھی محفل میں پڑھا جائے قصیدہ میرا

# امام حسینؑ

زیرِ خنجر جو ہوا ریت پہ سجدہ میرا
چودہ صدیوں پہ ہے بھاری وہی لمحہ میرا

میں حسینؑ ابنِ علیؑ اور جگر بندِ رسولؐ
ایک بھائی ہے وفاؤں کا مدینہ میرا

مہلتِ شب کی بہت سی تھیں وجوہات مگر
حُر کی قسمت نے کہا دیجئے حصّہ میرا

جانے کس کس کو خدا مانتے کیا کیا ہوتا
کام اسلام کے آیا ہے تو سجدہ میرا

یوں چراغِ شبِ عاشور کیا گُل میں نے
میرے انصار سمجھتے تھے نظریہ میرا

تھی بہتر (۷۲) کی شہادت بھی مرے پیشِ نظر
اور تھا وقت کی رفتار پہ قبضہ میرا

چاہنے والے مرے اشک بہائیں گے ضرور
جب بھی مجلس میں پڑھا جائے گا نوحہ میرا

میں نے جب سینۂ اکبر سے نکالی برچھی
دیکھتے رہ گئے یعقوبؑ کلیجہ میرا
میرے گلشن پہ قیامت کی خزاں تھی لیکن
پھول تو پھول تھا ہنستا رہا غنچہ میرا
دیکھ لو آج بھی تم سورۂ کوثر پڑھ کر
میں بھی زندہ ہوں تو مقصد بھی ہے زندہ میرا

## قطعہ

ہو جشنِ زینبؑ و عباسؑ جب جنت میں اے کوثر
ابو طالبؑ کو سارے انبیاء تب ہار پہنائیں
نظامت لہجۂ قرآن میں فِضّہ کریں جس کی
جنابِ فاطمۂ زہرا صدارت اس کی فرمائیں

## قطعہ

اگر قول و عمل میں فرق ہو یہ بات بھی سچ ہے
وہ شاعر ہو تو ہو میداں کا غازی ہو نہیں سکتا
کسی کی رائے کچھ بھی ہو مرا دعویٰ ہے یہ کوثرؔ
حسینؑ ہو کے کوئی بے نمازی ہو نہیں سکتا

## قطعہ

ہم جو پلکیں بچھائے بیٹھے ہیں
آمد آمد تو بس حضورؐ کی ہے
ظلمتیں اب نظر نہ آئیں گی
ہر طرف دھوم جشنِ نور کی ہے

# امامِ زمانہ ؑ

چلے آؤ کہ اب آنکھیں مری پتھر نہ ہو جائیں
مرے مولا مرے آنسو کہیں بے گھر نہ ہو جائیں

عریضہ اس لئے جلدی سے میں نے لکھ دیا مولا
کہیں دریا سے ساری مچھلیاں باہر نہ ہو جائیں

میرے مولا کی آمد سے اُنہیں لوگوں کو خطرہ ہے
جنہیں معلوم ہے لمحوں میں وہ بے سر نہ ہو جائیں

کچھ اپنے لوگ بھی غیروں میں شامل ہو گئے اب تو
جو رہزن ہیں وہی اب قوم کے رہبر نہ ہو جائیں

ہم اپنے عالموں کی یوں بھی تو تعظیم کرتے ہیں
کہیں ناراض ہم سے باقرؑ و جعفرؑ نہ ہو جائیں

عزاداری ہے رسماً اور نمازوں سے بھی غفلت ہے
مسلط پھر سے اہلِ حق پہ اہلِ شر نہ ہو جائیں

خدا رکھے ہماری قوم کے بچوں کو اے کوثرؔ
مخالف کو یہی خطرہ ہے یہ لشکر نہ ہو جائیں

## جناب بلال حبشیؓ

اصحابِ مصطفٰے کے مراتب جُدا جُدا
پہچان یہ کرائی ہے شانِ بلالؓ نے
شکّی مزاج لوگ اُجالے میں آگئے
کھولی ہے ایسی پول اذانِ بلالؓ نے

پہلا ورق کُھلا ہے کتابِ بلالؓ کا
یعنی ہے آج جشن جنابِ بلالؓ کا
کیسی حسین رات ہے اور شاندار بھی
سایہ ہو اس پہ جیسے شبابِ بلالؓ کا

## جینے کی دعاء

ہم تو لے لیکے ترا نام جیا کرتے ہیں
اور منکر ترے قسطوں میں مرا کرتے ہیں

یہ جو آنسو مری آنکھوں سے بہا کرتے ہیں
جا کے یہ دامنِ زہرا میں رہا کرتے ہیں

سوکھ جائے نہ کہیں دھوپ میں آنکھوں کی فرات
اس لئے ذکرِ شہِ کرب و بلا کرتے ہیں

آپ کے چہرۂ انور کی زیارت ہوگی
ہم اسی واسطے جینے کی دعاء کرتے ہیں

ایسے لوگوں کی بھلا کیسے شفاعت ہوگی
جو امانت میں خیانت بھی کیا کرتے ہیں

سب نے لکھا ہے عریضہ پہ یہ مصرعہ مولا
انتظار آپ کا ہم اہلِ وِلا کرتے ہیں

یثرب و شام خراسان و نجف کرب و بلا
ہم تو کوثر وہیں دن رات رہا کرتے ہیں

## دربارِ حسینؑ

جو ہے سرکارِ محمدؐ وہ ہے سرکارِ حسینؑ
اس لئے ہر اک مسلماں ہے نمک خوارِ حسینؑ
در حقیقت ہو گیا تھا اس لئے دشمن یزید
جو تھا کردارِ محمدؐ وہ تھا کردارِ حسینؑ
بے وفائی جب کسی بھائی نے کی ہے بھائی سے
یاد آیا ہے بہت اس دم وفادارِ حسینؑ
ظلم پر مظلومیت کی فتح کا ہے یہ ثبوت
اب زمانے میں کروڑوں ہیں طرفدارِ حسینؑ
یوں منور ہو گئی جلووں سے ساری کائنات
چاند سورج میں ستاروں میں ہے انوارِ حسینؑ
غم کے ماروں کو یہاں تسکینِ دل مل جائیگی
اس عقیدت سے سجایا ہم نے دربارِ حسینؑ
آرزو کوثرؔ نہیں محلوں کے سائے کی مجھے
خوش نصیبی ہے رہا ہوں زیرِ دیوارِ حسینؑ

# اور میں

مدحتِ شاہِ صبر و رضا اور میں
اللہ اللہ یہ مرتبہ اور میں

یہ سعادت خدا نے مجھے بخش دی
محفلوں کا ہے اک سلسلہ اور میں

ایک لمحے کو بھی ہم جدا نہ ہوئے
ساتھ ہیں ذکرِ کربِ و بلا اور میں

قبر میں مطمئن تھے نکیرین بھی
جب نظر آئے مشکل کشا اور میں

دونوں مل جل کے ایک ایک مصرعہ کہیں
مدحِ مولا میں بادِ صبا اور میں

میں نے جب کربلا کا ارادہ کیا
شاعری نے بھی مجھ سے کہا اور میں

جب کہ چودہ (۱۴) وسیلے ہیں کوثرؔ مرے
پھر بھی مایوس ہونگا بھلا اور میں

# علم

زندگی کی راہ میں شمع ہدایت علم ہے
زندگی کیا آخرت کی بھی ضرورت علم ہے
حق و باطل کی کسوٹی در حقیقت علم ہے
بانٹنے سے کم نہ ہو جو ایسی دولت علم ہے

علم کا منکر جو تھا شیطان کہلانے لگا
علم ہی سے آدمی انسان کہلانے لگا

علم کی چوکھٹ پہ جھکتے ہیں سبھی شاہ و گدا
یعنی باب علم کا لیکر دلوں میں آسرا
علم والوں ہی نے اس کو یوں کہا مشکل کشا
عقل تک پیغام شہر علم یہ پہنچا دیا

خود زمانے کو تمہارے در تلک آنا پڑے
ہو حصول علم چاہے چین تک جانا پڑے

مصطفےٰؐ زہراؑ علیؑ شبیرؑ و شبرؑ پنجتن
ان کی سیرت پاک ہے علم و عمل کا وہ چمن
جس کی خوشبو سے مہک اٹھے ہیں ذہنِ مرد و زن
جو شعور زندگی و بندگی کو دے پھبن

عقل سے جب جہل کی بنیاد ہلتی جائے گی
علم کی خیرات ان کے در سے ملتی جائے گی

زندہ دل زندہ دماغوں کی طہارت علم ہے
جہل سے مرعوب نہ ہو ایسی طاقت علم ہے
اور پھر کردار سازی کی ضمانت علم ہے
جو کبھی گرتی نہیں ایسی حکومت علم ہے

علم ہی جاہ و حشم دیتا رہا ہے صبح شام
علم کے صدقے میں منصب پا گئے عبدالکلام

عالموں کی مجلس انکی خطابت علم ہے
شاعروں کی شاعری اس میں فصاحت علم ہے
اور فصاحت ہو تو پھر اس میں بلاغت علم ہے
آج بھی دیکھو صدارت اور نظامت علم ہے

علم ہی سے دین و دنیا کے مسائل حل ہوئے
علم کے باغی ہوئے جو لوگ وہ پاگل ہوئے

رحمت عالم پہ بھی باران رحمت علم ہے
صاحب اوصاف ہے کوئی تو عزت علم ہے
گلشن تہذیب میں بھی رنگ و نکہت علم ہے
جو کبھی بیمار نہ ہو وہ طبیعت علم ہے

علم کو وسعت ملی اہل کرم تک آگیا
اور جب سمٹا تو پھر کاغذ قلم تک آگیا

جو برائی سے بچائے وہ محبت علم ہے
دے نہیں سکتا کوئی بھی جس کی قیمت علم ہے
جس میں ہر لمحہ ہوا کرتی ہے برکت علم ہے
شان و شوکت میں شرافت اور صداقت علم ہے

عقل والوں کی نظر میں علم ہی سرتاج ہے
ہر زمانے ہر صدی پر علم ہی کا راج ہے

سچ تو یہ بھی ہے نگہبان شریعت علم ہے
غور اگر کیجئے تو پھر چشم بصیرت علم ہے
گفتگو بھی علم ہے حُسن سماعت علم ہے
اور کلام پاک کی ایک ایک آیت علم ہے

علم دنیا میں بھی اور محشر میں بھی کام آئے گا
علم ہی تو کوثر و تسنیم تک لے جائے گا

# سفرِ حج و زیارات ۱۹۹۹ء

فخر کی بات ہے نہ بات یہ شہرت کی
ہاں گنہگاروں پہ اللہ کی رحمت کی ہے

جستجو ہند سے لیکر مجھے مکّہ پہنچی
خوش نصیبی تھی کہ حج ایسی عبادت کی ہے

اپنے مولا کے زچہ خانے پہ جاکر میں نے
دشمنِ آلِ محمدؐ کی شکایت کی ہے

شکرِ معبود کہ ہے سامنے کعبہ میرے
آرزو اب نہ حکومت کی نہ دولت کی ہے

کنکری مار کے جمرات پہ یوں بھی خوش تھا
تین شیطانوں پہ اک وقت میں لعنت کی ہے

کارواں پھر مرا مکّہ سے مدینہ پہنچا
روضۂ احمد مرسلؐ کی زیارت کی ہے

اس سفر پر مرے ہمراہ تھے جذبات مرے
اور پھر اشکِ ندامت نے قیادت کی ہے

یہ مدینہ مرے آقا کا ہے اور یہ بستی
کل جہانوں کے لئے باعثِ رحمت کی ہے

ذرّے ذرّے سے ہے اک نور کا سیلاب رواں
ایسا لگتا ہے کہ تصویر یہ جنت کی ہے

جبر کی زد میں ہے محبوبِ خدا کا روضہ
صبر کہتا ہے کہ اب دیر قیامت کی ہے

ہر مسلمان سے ہوگا یہ محمدؐ کا سوال
اقربا سے مرے کس کس نے مودّت کی ہے

اور پھر باغ کھجوروں کے گواہی دیں گے
ان میں کس کس نے امانت میں خیانت کی ہے

وہ بقیعہ جسے جنت بھی کہا جاتا ہے
کچھ نشانی کسی مرقد کی نہ تربت کی ہے

فاطمہؑ زہرا کے روضہ کا نشاں بھی تو نہیں
اس اُداسی پہ بھی دل کھول کے رقّت کی ہے

## سفر شام (دمشق)

پھر مدینے سے چلا اور گیا شہر دمشق
یعنی بردوشِ ہوا طے یہ مسافت کی ہے

پیش کرتا ہوں میں اب دخترِ حیدر کو سلام
آپ نے مقصدِ سرورؑ کی حفاظت کی ہے

شہر زینبؑ میں جو داخل ہوا اس سے پہلے
آنسوؤں سے مری آنکھوں نے طہارت کی ہے

رکھ دیا سر درِ زینبؑ پہ عزاداروں نے
در حقیقت یہی معراج عقیدت کی ہے

مجلسیں بھی ہوئیں ماتم بھی ہوا نوحے بھی
اور پھر دشمنِ شبیرؑ پہ لعنت کی ہے

آج مسجد میں جو بدلا گیا دربار یزید
جیت اس میں بھی مگر حق و صداقت کی ہے

اک ذرا شام کا بازار جو دیکھا میں نے
بھیڑ ابتک بھی یہاں نسلِ جہالت کی ہے

# سفر ایران

شام سے قافلہ پھر جانبِ ایران چلا
اب حکومت جہاں پابند شریعت کی ہے
شہر قُم آکے بھی دل خوش ہوا اور شاد ہوا
ہر گلی اس کی بڑے چین کی راحت کی ہے
نور ہی نور ہے معصومۂ قُم کا روضہ
ایسی بستی ہے کہ جو علم کی حکمت کی ہے
پھر سفر طوس کی جانب ہوا مشہد پہنچے
اور دیکھا ہے یہ کیا شان امامت کی ہے
وہ پزیرائی تھی دربارِ رضا میں سب کی
ایک دن تو مرے مولا نے بھی دعوت کی ہے

## سفرِ عراق (کربلا نجف)

جانب کرب و بلا پانچ محرم کی یہ رات
قافلے نے مرے ایران سے ہجرت کی ہے
بے قراری کا یہ عالم ہے کہ اللہ اللہ
کیا کہوں کس طرح طے ہم نے مسافت کی ہے
دھڑکنیں تیز ہوئیں دل کا عجب عالم رہے
دور وہ چاندنی بس شہرِ عقیدت کی ہے
روضۂ شاہؑ کے مینار نظر آنے لگے
دور سے ہی مری آنکھوں نے تلاوت کی ہے
کربلا آکے یہ معلوم ہوا ہے مجھ کو
ایک پیاسے نے سمندر پہ حکومت کی ہے
دل بھی قابو میں نہ تھا روضۂ شہؑ پر آکر
سانس لینے کو ہوا بھی جہاں جنت کی ہے
قبرِ عباسؑ پہ پانی جو ہے مصروفِ طواف
بات دراصل یہ دریا کی ندامت کی ہے

اتنی شرمندہ نظر آئی ہمیں نہرِ فرات
اس کے پانی ہی نے خود اس سے بغاوت کی ہے
ہاتھ کٹوا دئے دریا پہ مگر اے عباسؑ
پھر بھی پانی نے ترے ہاتھ پہ بیعت کی ہے
ہو گیا ہوں میں درِ شاہِ نجف پر حاضر
در حقیقت یہی معراج تو قسمت کی ہے
جانتا ہوں مجھے کیوں اتنا نوازا مولا
مجھ گنہگار پہ کیوں اتنی عنایت کی ہے
مجھ کو بلوا لیا اس واسطے در پہ اپنے
میں نے ہر سانس میں مولا تری مدحت کی ہے
کارِ دنیا میں اگر کچھ نہ کیا ہے میں نے
حق کے پیغام کی تو نشر و اشاعت کی ہے
زندگی بھی ترے بچوں کا ہے صدقہ میری
یوں رضا اس میں بھی اللہ کی قدرت، کی ہے

اہلِ دل اب مری آنکھوں کی زیارت کر لیں
میں نے گلزار محمدؐ کی زیارت کی ہے
میں مدینہ سے نجف کرب و بلا آ ہی گیا
بات آگے جو ہے وہ کوثرؔ و جنت کی ہے

## قطعہ

حُسینیوں کے مقابل ہے پھر سپاہِ یزید
انہیں تو آسرا بھی ہے تو بس خدا کا ہے
الٰہی جذبۂ ایماں کی آبرو رکھنا
چراغ ہاتھ میں ہے سامنا ہوا کا ہے

# التجا

## بارگاہِ خالقِ کائنات میں

اے کبریا تجھے تری قدرت کا واسطہ
اب رحم کر تجھے تری رحمت کا واسطہ
اور واسطہ تجھے ترے پیارے رسولؐ کا
اور واسطہ رسولؐ کی بیٹی بتولؑ کا
مشکل کشا کا ساقیٔ کوثر کا واسطہ
یعنی علیؑ کا حیدر صفدر کا واسطہ
حیدرؑ کے لعل فاطمہؑ کے نورِ عین کا
ہے واسطہ حسنؑ کا تجھے اور حسینؑ کا
جو دل پہ ہیں لکھے اُنہی ناموں کا واسطہ
پروردگار بارہ اماموں کا واسطہ
عباسؑ نامور کا غضنفرؑ کا واسطہ
مظلومِ کربلا کے برادر کا واسطہ
سلمان کا ہے اور ابوذر کا واسطہ
یا رب تجھے ہے میثم و قنبر کا واسطہ

اجڑا جو کربلا میں اسی گھر کا واسطہ
اور صابرہ کا زینبِ مضطر کا واسطہ
ششماہِ بے زباں علی اصغر کا واسطہ
یا رب جوانئ علی اکبر کا واسطہ
عابد اسیر صابرِ بے حد کا واسطہ
زینب کے لعل عون و محمدؑ کا واسطہ
مسلم سفیرِ شاہِ مدینہ کا واسطہ
پروردگار پیاسی سکینہ کا واسطہ
یا رب سپاہِ صابر و شاکر کا واسطہ
حُر کا حبیب ابنِ مظاہر کا واسطہ
نیزے پہ جو بلند تھا اُس سر کا واسطہ
انصارِ شاہِ دیں کا بہتر ۷۲ کا واسطہ
آفت میں ہے گھری ہوئی امّت رسولؐ کی
کانٹوں نے جیسے چھین لی خوشبو ہی پھول کی

کر دے سبیل مومنوں کے دل کے چین کی
یا رب یہ التجا ہے محمد حُسین کی
اے رب پاک ذات اے خلّاق کائنات
تیرے ہی اختیار میں ہے موت اور حیات
اعظم سے تو عظیم ہے اعلیٰ سے بالاتر
بندہ ہوں میں ترا مجھے اتنی ہے بس خبر
سر تیری بارگاہ میں خم ہے مرا ضرور
لیکن تری ثنا کا بھی مجھ کو نہیں شعور
توبہ قبول کرلے گناہوں کو بخش دے
پروردگار میری خطاؤں کو بخش دے
یا رب زمین بھی تری تیرا ہی آسماں
باغی ترا جو ہو بھی تو جائیگا وہ کہاں
احوال دل سے اور مرے آشنا ہے کون
تیرے سوا بھلا مرا میرے خدا ہے کون

اعمالِ نیک کرنے کی توفیق ہم کو دے
کر اُن کی مغفرت کہ جو دنیا سے چل بسے
بیمار ہیں جو اُن کو بہت جلد کر شفا
مقروض ہیں جو اُن کے تو قرضوں کو کر ادا
نابینا ہیں جو اُن کو تو بینائی کر عطا
جو ناتواں ہیں اُن کو توانائی کر عطا
بے روزگار ہیں جو انہیں روزگار دے
بے چین مومنوں کو سکون و قرار دے
بچھڑے ہوؤں کو اُن کے عزیزوں سے دے ملا
جو بے گناہ قید میں ہیں جلد ہوں رہا
دے علم اور دولتِ دنیا بھی تو ضرور
یا رب نہ ایک ذرّہ برابر بھی ہو غرور
رنجیدہ غم زدہ جو ہیں تو شاد کر انہیں
در در بھٹک رہے ہیں جو آباد کر انہیں

مایوسیوں کی قید سے آزاد کر اُنہیں
جو چاہتے ہیں صاحبِ اولاد کر اُنہیں
اولاد خوش نصیب ہو اور نیک و کار ہو
یا رب ترے کرم کی جو امیدوار ہو
ہر دل سے دور بغض و حسد شر فساد ہو
یا رب ہماری قوم میں وہ اتحاد ہو
پرچم رہیں بلند حُسینی سپاہ کے
قائم رہیں جہاں میں عزادار شاہ کے
غنچے ہر ایک دل کی مرادوں کے پھول کر
کوثر کی یہ دعا مرے مولا قبول کر